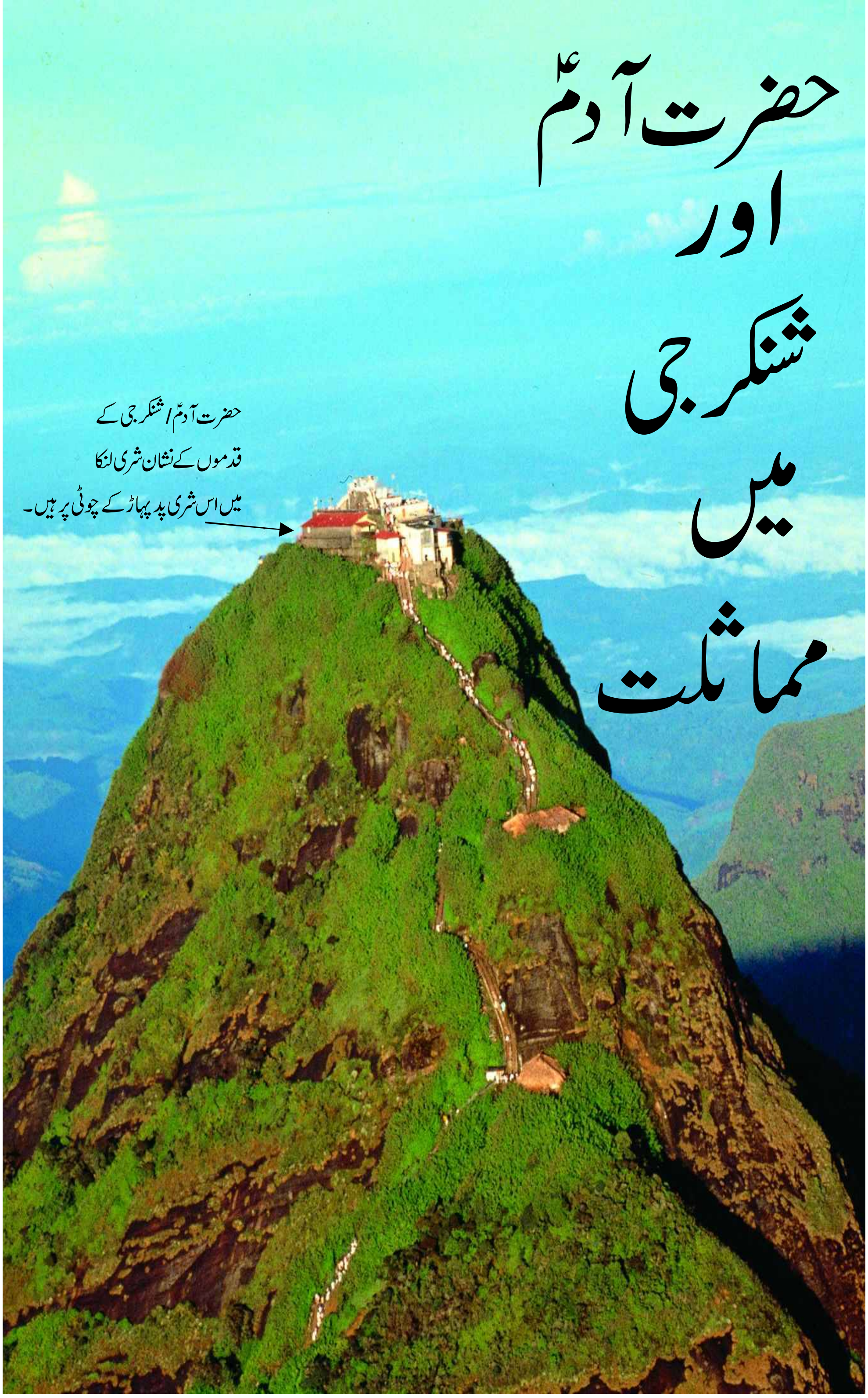
حضرت آدمؑ
اور
شنکر جی
میں
مماثلت
حضرت آدمؑ / شنکر جی کے
قدموں کے نشان شری لنکا
میں اس شری پد پہاڑ کے چوٹی پر ہیں۔

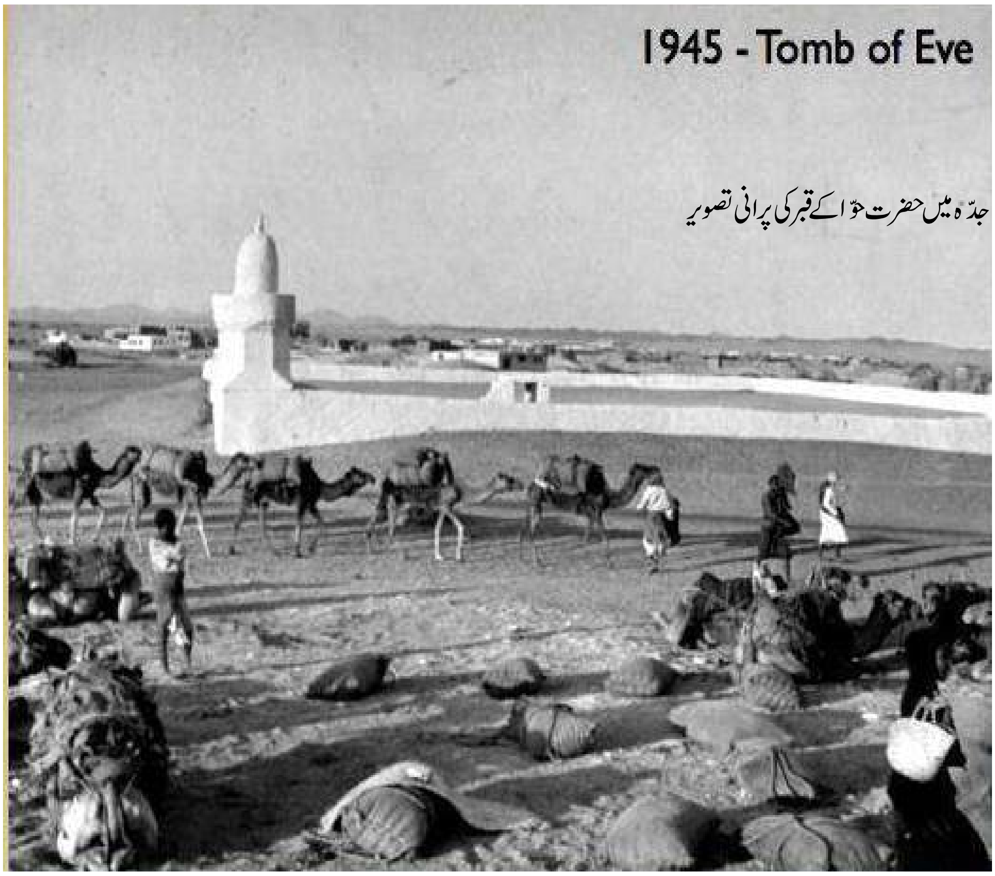

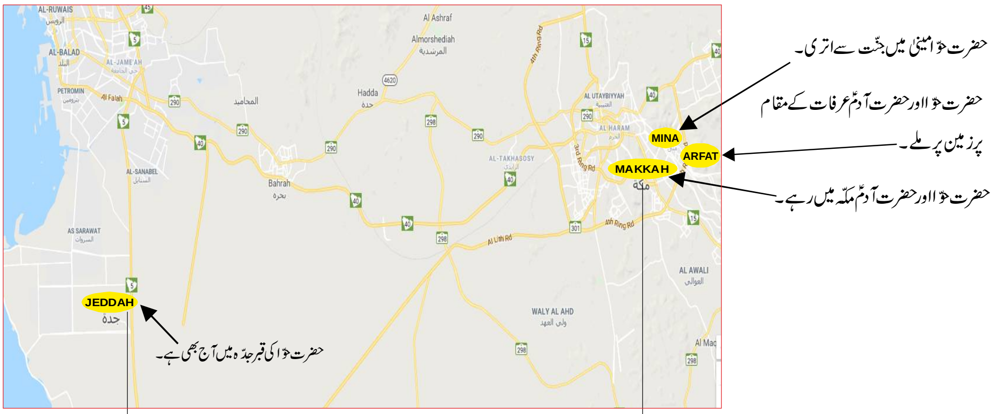

Distance from Makkah to Jeddah 70 Km

ISBN NUMBER :
978-93-80778-40-2

PRICE : 40/-

Tanveer Publication
Hydro Electric Machinary Premises
A-12, Ram Rahim Udyog Nagar, Bus stop lane,
L.B.S Marg, Sonapur, Bhandup (West)
Mumbai- 400078
Phone - 022-25965930 Cell- 9320064026
E-mail- qsk1961@gmail.com
Website- **www.qskhan.com**

حضرت آدمؑ
اور
شنکر جی میں مماثلت

تالیف
قمرالدین خان
B.E. (Mech)

Printed by
Tanveer Publication
Hydro Electric Machinery Premises
A/12,Ram Rahim Udyog Nagar,
L.B.S Marg, Sonapur, Bhandup (W), Mumbai- 400078
Mob: 9320064026
E-mail: qsk1961@gmail.com
Web: www.qskhan.com

NO COPYRIGHT

اس کتاب کی کاپی رائٹ۔ کیو۔ایس۔خان کے پاس ہے۔مگراس بات کی عام اجازت ہے کہ اس کتاب کوفروخت کرنے یا مفت تقسیم کرنے کے مقصد سے کوئی بھی اسے شائع کرسکتا ہے۔اوراس کتاب کا کسی بھی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاسکتا۔ بشرطیکہ اس کی اصل تحریر میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ہم اس کے عوض کسی مالی معاوضہ یارائلٹی کے طالب نہیں ہیں۔بہترین کوالیٹی کی پرنٹنگ کے لئے آپ ہم سے اس کے اصل مسودہ کی ٹائپ شدہ کاپی حاصل کرسکتے ہیں۔کتاب کی شائع شدہ کاپیاں ہمیں اپنے ریکارڈ کے لئے ضرور بھیجیں۔

کتاب کا نام : حضرت آدمؑ اور شنکرجی میں مماثلت

تالیف : قمرالدین خان

پہلی اشاعت : 2018

تعداد : 2000

کمپوزنگ : سلمان شیخ

قیمت : -/40 روپے

ISBN No : 978-93-80778-40-2

Published by
Tanveer Publication
Hydro Electric Machinery Premises
A/12,Ram Rahim Udyog Nagar,
L.B.S Marg, Sonapur, Bhandup (W), Mumbai- 400078
Mob: 9320064026
E-mail: qsk1961@gmail.com
Web: www.qskhan.com

اس کتاب کے ملنے کا پتہ

روشنی پبلیشر،سی۔۱۲۹۸، سپنا کولونی،راجاجی پورم،لکھنو

فون نمبر:09453834478 (مولانا اخلاق ندوی)

فردوس کتاب گھر،۱۷۹،وزیر بلڈنگ،شالیمار ہوٹل کے پاس،محمد علی روڈ،بھنڈی بازار،ممبئی نمبر۔۴۰۰۰۰۳
فون نمبر: 9892184258 (مولانا انیس قاسمی)

ہماری ساری کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔
www.qskhan.com

مقدمہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

- انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے۔
(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۱)
- یہ (کافر اور شرک) لوگ جن کو خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ تقرب تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں خدا کا زیادہ مقرب ہوتا ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۷)
- اور ہر امت کی طرف پیغمبر بھیجا گیا۔
(سورۃ یونس آیت نمبر ۴۷)

اوپر بیان کی گئی آیات پڑھنے کے بعد ہمیں ایسا احساس ہوتا ہے کہ غیر مسلم جن کو پوجتے ہیں وہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کے نیک بندے رہے ہوں۔ میں نے جب ذاتی طور سے گوتم بدھ، شری کرشن اور شنکر جی کی زندگی کا مطالعہ کیا تو ان میں میں نے پیغمبروں کی بہت سی صفات کو پایا ہے۔ اس کتاب میں میں صرف شنکر جی کا ذکر کر رہا ہوں۔
شنکر جی کی زندگی میں ہونے والے واقعات اور ان سے جڑی حقیقتیں حضرت آدمؑ سے بہت ملتی جلتی ہے۔
اس کتاب میں ہم نے اسی کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے داعی حضرات کے لئے برہما اور وشنو کے بارے میں کچھ جانکاری دینے کی کوشش کی ہے۔ جس کے ذریعے داعی حضرات مدعو کو اس بات کا یقین دلا سکتے ہیں کہ ایک خدا کے علاوہ اس کائنات کا اور کوئی خالق اور مالک نہیں ہے۔
مجھے امید ہے اس کتاب سے داعی حضرات کو دعوت کے کام میں مدد ملے گی۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے، دعوت و تبلیغ کا کام صحیح طریقے سے کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

فقط
آپ کا بھائی
قمر الدین خان
9320064026
qsk1961@gmail.com

فہرست

۱۔ تخلیق کائنات کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵

۲۔ حضرت آدمؑ اور خانہ کعبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸

۳۔ حضرت آدمؑ اکی تخلیق کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱

۴۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی زمین پر آمد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳

۵۔ ہندو بھائیوں کی کتاب میں حضرت آدمؑ کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵

۶۔ حضرت آدمؑ کو پیغمبر نہ تسلیم کرنے کی ممکن وجہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷

۷۔ حضرت آدمؑ اور شنکر جی میں مماثلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹

۸۔ شیو پران میں شنکر جی کی کہانی کا خلاصہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱

۹۔ شنکر جی کی پیدائش ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳

۱۰۔ شنکر جی کی بے عزتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴

۱۱۔ دکش پر لعنت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶

۱۲۔ ستی کی زمین پر آمد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹

۱۳۔ شنکر جی کی حرم میں رہائش ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۱

۱۴۔ گنیش اور کارتکیہ کی کہانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۳

۱۵۔ برہما کی پیدائش اور سزا کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۷

۱۶۔ وشنو اور تلسی کی کہانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰

۱۷۔ آسمانی آواز کا تعارف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۳

۱۸۔ دکش کے واقعے کا تجزیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵

۱۹۔ بھاگوت گیتا میں مورتی پوجا کی ممانیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷

۲۰۔ خدا کی عبادت کیسے کریں؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۹

۲۱۔ بھگوت گیتا میں آخرت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۳

۱۔ تخلیقِ کائنات کا بیان

● حضرت آدمؑ کی کہانی میں تخلیقِ کائنات کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دو باتوں پر غور وفکر کریں۔

(۱) اگر کسی شہری کو لے جا کر کسی بیابان جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو وہ کچھ دنوں میں مرجائے گا۔ حضرت آدمؑ جنّت میں پیدا ہوئے اور ایک وقفہ تک جنّت میں رہے تو آپ ۹۴۰ سال زمین پر کیسے زندہ رہے۔ جب کہ شروع میں زمین پر آپ کا کوئی گھر نہ تھا۔ نہ کوئی کھانے کا انتظام تھا۔ نہ کوئی پُرسانِ حال تھا۔ اور زمین درندوں اور جانوروں سے بھری پڑی تھی۔

(۲) ہندو بھائی اپنی مذہبی تاریخ کو کبھی کئی لاکھ سال اور کبھی کروڑوں سال پیچھے لے جاتے ہیں۔ تخلیقِ کائنات کی معلومات سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کتنی پُرانی تاریخ ہی صحیح سمجھی جا سکتی ہے۔ اور جنّاتوں کا ممکن دور کب سے شروع ہوا ہوگا۔

تخلیقِ کائنات کا بیان :

● سائنسی نظریہ کے مطابق ۱۳۷۰ کروڑ سال پہلے اس کائنات میں جو کچھ بھی مادّہ (Matter) اور توانائی (Energy) تھی وہ ایک نقطہ پر جمع تھی۔ اس نقطہ کا حجم (Volumn) صفر (Zero) تھا۔ اور کثافت (Density) لامحدود تھی۔ اور اس وقت وقت (Time) کی رفتار بھی صفر تھی یعنی وقت رُکا ہوا تھا۔ پھر ایک دھماکے کے ساتھ وہ نقطہ وجود میں آیا اور کسی گرم شئے کی شکل میں ساری کائنات میں پھیل گیا۔ اور اسی لمحہ سے وقت کی رفتار بھی شروع ہوئی۔ اس گرم شئے سے نیوٹرون پروٹون بنے۔ پھر ان سے اٹیم (Atom) اور مولیکیول (Molecule) بنے۔ پھر ان سے ایک گرم گیس بنی۔ جب یہ کچھ ٹھنڈی ہوئی تو اس نے مادّہ کی شکل اختیار کیا اور باریک ذرّات بن گئے۔ پھر وہی ذرّات ایک دوسرے سے مل کر کائنات میں موجود تمام ستارے اور سیّارے بنے۔ ستارے اور سیّارے بننے کا عمل ۴۵۰ کروڑ سال پہلے پورا ہوا۔ یعنی ہماری زمین سیّارے کی شکل میں ۴۵۰ کروڑ سال پہلے وجود میں آئی۔ اس وقت بھی یہ انتہائی گرم تھی اور سطح پر لاوا پھیلا ہوا تھا۔ اس نظریے کو (Big-bang theory) بِگ بینگ تھیوری کہتے ہیں۔

● جب یہ گرم زمین ٹھنڈی ہونا شروع ہوئی تو سطح سے اُٹھنے والی گیس بادلوں کی شکل میں زمین کے اوپر چھا گئی۔ اور جب آب و ہوا کچھ اور ٹھنڈی ہوئی تو وہ

برسنے لگی اور کئی کروڑ سال تک برستی رہی اور ساری زمین پانی میں ڈوب گئی۔ یہ عمل ۴۵۰ کروڑ سال پہلے شروع ہوا اور تقریباً ۱۰۰ کروڑ سال پہلے پورا ہوا۔

- جب بارش رُکی تو قطب شمالی اور قطب جنوبی پر برف جمنے کا عمل شروع ہوا اور پانی کی سطح زمین پر کم ہونا شروع ہوگئی۔ پھر زمین کا ایک حصہ ابھر کر اوپر آیا۔ اور اس ایک جگہ سے وہ چاروں طرف پھیلتا گیا۔ اور موجودہ حالت میں یہ دنیا آ گئی۔
- سو کروڑ سال پہلے جب زمین پر پانی ہی پانی تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے پہلے خلیات اور کیڑے مکوڑے پیدا کئے۔
- ساٹھ کروڑ سال پہلے زمین پر بہت گھنے جنگلات اگ آئے۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں کسی وجہ سے دفن کر دیا۔ آج ہم انہیں پیٹرول کی شکل میں نکالتے ہیں۔
- ۳۰ کروڑ سے ۱۵ کروڑ سال کے درمیان ڈائنا سار جیسے بہت سے بڑے بڑے جاندار اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کر دیے۔
- ۱۵ کروڑ سال سے ٦ کروڑ سال کے وقفے کے درمیان اللہ تعالیٰ نے زمین سے ڈائنا سارس کی نسل کو ختم کر کے اڑنے والے بڑے جسامت کے پرندے پیدا کئے۔
- ٦ کروڑ سال اور ۲ کروڑ سال کے وقفے کے درمیان اللہ تعالیٰ نے زمین پر بندر اور تمام قسم کے چرند اور پرند پیدا کئے۔
- ۲ کروڑ سال سے ٦٠ لاکھ سال کے وقفے کے درمیان اللہ تعالیٰ نے تمام قسم کے جانداروں کے ساتھ گوریلا قسم کے بڑے بندر بھی پیدا کئے۔
- پچھلے ساٹھ لاکھ سال سے زمین کی آب و ہوا انسان کے لئے بھی ساز گار ہے۔
- اس ۱۰۰ کروڑ سال کے وقفہ میں اللہ تعالیٰ نے جناتوں کو کب پیدا کیا اس کی معلومات تو مجھے نہیں ہے۔ مگر ہندو بھائیوں کی کتابیں پڑھ کر ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ چالس لاکھ سال سے زمین پر ہیں۔
- انسان کا وجود زمین پر صرف ۱۲ ہزار سال پرانا ہے۔ اس سے پہلے زمین پر انسانوں کے ہونے کا کوئی سائنسی ثبوت موجود نہیں ہے۔ یعنی حضرت آدمؑ صرف بارہ ہزار سال پہلے زمین پر تشریف لائے ہیں۔

کائنات کی تخلیق کا بیان قرآن اور حدیث کی روشنی میں

- قرآن کریم کی وہ آیتیں جس میں کائنات کی تخلیق کا بیان ہے مندرجہ ذیل ہیں:

● اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ (سورۃ یٰسں آیت نمبر ۸۲)

● کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے انھیں جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائی پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تا کہ لوگوں کے بوجھ سے ہلنے اور جھکنے نہ لگے۔ اور اس میں کشادہ راستے بنائے تا کہ چلیں اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۳۰۔۳۲)

● پھر آسمان کی طرف (اللہ تعالیٰ) متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا۔ تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے۔ انھوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔

(سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۱۱)

● نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے ساری زمین پانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے پانی سے وہ حصہ نمودار ہوا جہاں پر کعبہ شریف ہے۔ پھر زمین اس کے چاروں طرف پھیل گئی اور یہ دنیا بنی۔

(معارفت کعبہ صفہ نمبر ۵)

● مسلمان مفکرین کے مطابق (Big bang theory) بگ بینگ کا نظریہ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہی ہے۔

● جو شروع میں ایک چھوٹی اور گرم چیز جس کا حجم صفر اور کثافت لامحدود (Volumn zero and Density infinite) تھی اس کا وجود میں آنا وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا فیصلہ یا حکم تھا۔ یا کُن کہنا تھا۔

(سورۃ یٰسں آیت نمبر ۸۲ میں اس کا بیان ہے)

● آسمان اور زمین کا پہلے ملے ہونا اور اسے اللہ تعالیٰ کا جدا کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ پہلے یہ ایک تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے دو الگ الگ چیزیں (زمین اور آسمان) بنائے۔ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۳۰۔۳۲ میں اس کا بیان ہے)

(دھماکہ سے یا تیزی سے منتشر ہونے کو انسانوں کے سمجھنے میں آسانی کے لئے جدا جدا کرنا کہا گیا ہے۔)

● قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ ابتدا میں آسمان گرم دھواں تھا اس سے اللہ تعالیٰ نے سارے ستارے اور سیّارے بنائے۔ (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۱۱)

● قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں کہ ہم نے تمام جاندار پانی سے بنائے۔ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۳۰۔۳۲)

اس طرح تخلیق کائنات کے بارے میں قرآن کریم میں جو کچھ پہلے سے لکھا ہوا تھا اسے سائنس نے بگ بینگ تھیوری کی شکل میں پیش کیا ہے۔

۲۔حضرت آدمؑ اور خانہ کعبہ

● حضرت عبداللہ بن عمر راوی ہیں کہ آسمان وزمین کی پیدائش کے زمانے میں پانی کی سطح سے سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا۔ پھر اس کے بعد زمین اس کے نیچے سے پھیلائی گئی۔(معرفت کعبہ صفحہ نمبر۵)

● آج بھی خانہ کعبہ انسانوں سے آباد زمین کے بالکل مرکز میں ہے۔ اس کی تفصیل آپ میری کتاب ''سفرِ حج کی مشکلات اور انکا ممکن حل'' میں پڑھ لیجئے۔ جو www.qskhan.com سے مفت ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

● **خانہ کعبہ کی تعمیر کس نے کی؟**

تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار میں بیت اللہ کی تعمیر بارہ مرتبہ ہوئی۔ اگر چہ اس سلسلہ کی بعض روایات پر مکمل اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم ایسی روایات بھی ہیں جن کے نصص قطعی ہیں۔ ذیل میں ہم بیت اللہ کی تعمیر کنندگان کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) فرشتے (۲) حضرت آدمؑ

(۳) حضرت شیثؑ (۴) حضرت ابراہیمؑ

(۵) قوم عمالقہ (۶) قبیلہ جرہم

(۷) قصّی بن کلاب (۸) قریش مکہ

(۹) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ۶۵ھ

(۱۰) حجاج بن یوسف ۷۴ھ

(۱۱) سلطان مراد (ترکی) ۱۰۴۰ھ

(۱۲) شاہ فہد بن عبدالعزیز ۱۴۱۷ھ

● حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو جنّت سے زمین پر اتارا اس وقت ارشاد فرمایا: ''میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھی اتار رہا ہوں جس کا طواف اس طرح کیا جائے گا جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے اردگرد نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ طوفان نوحؑ کے وقت اس کو اٹھا لیا گیا تھا۔ پیغمبر حضراتؑ اپنے اپنے وقت میں اس کا حج کرتے رہے۔ باوجود یہ کہ وہ اس کی جگہ سے واقف نہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کیلئے اس جگہ کی نشاندہی کی تب حضرت ابراہیمؑ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے اس کی تعمیر کی جن کے نام یہ ہیں۔ حراء، ثبیر، لبنان، طور اور جبل الخیر، لہٰذا اس گھر سے جتنا ممکن ہو سکے فائدہ اٹھایا کرو۔(تاریخ مکہ مکرمہ، صفحہ نمبر۳۵)

(قال الہیثمی: رجالہ رجال الصحیح مجمع الزوائد۳، ۲۸۸)

● حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ

چلتے چلتے جب ثنیّة کے مقام پر ایسی جگہ پہنچے جہاں حضرت ہاجرا اور حضرت اسمٰعیلؑ آپ کو نہ دیکھ سکیں۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی۔

''اے پروردگار میں نے اپنے اولاد میدان مکہ میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت و ادب والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اے پروردگار تا کہ یہ نماز پڑھیں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے۔ تا کہ تیرا شکر کریں''۔ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۳۷)

(یعنی حضرت نوحؑ کے زمانے کے سیلاب میں خانہ کعبہ کی دیواریں بہہ گئی ہوں گی اور اس وقت خانہ کعبہ کی عمارت وہاں موجود نہ تھی۔ مگر آپ اس کا مقام جانتے تھے۔)

- قرآن کریم کی ایک آیت کا مفہوم اس طرح ہے،

''اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے تو دعا کئے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۷)

یعنی حضرت ابراہیمؑ نے صرف بنیادیں اونچی کی ہیں۔ از سرِ نو نہیں بنایا تھا۔

خانہ کعبہ کا ذکر ہندو بھائیوں کی کتابوں میں:

- خانہ کعبہ کا ذکر ہندو بھائیوں کی کتابوں میں مندرجہ ذیل ناموں سے ہے۔

(۱) اِلااسپد ¼bykLin½

(۲) اِلایاسپد ¼byk;kLin½

(۳) نابھاپرتھیویا ¼ukHkk iFkh0;k½

(۴) نابھی کمل ¼ukfHk dey½

(۵) آدِپشکر ترتھ ¼vkfn i'dj rhFk½

(۶) داروکابن ¼nk:dkcu½

(۷) مکتیشور ¼eDr"oj½

رگ وید کا ایک شلوک اس طرح ہے۔

byk;kLRok in o; ukHkk ifFk0;k vf/kA

ہمارا مقام اِلہٰ نافِ زمین پر ہے۔

(رِگ وید، ۳۔۴۲۹)(اگر اب بھی نہ جاگے تو، صفحہ نمبر ۱۵۵)

- رگ وید کا ایک منتر اس طرح ہے۔

''اے پوجا کرنے والے، دور دیش میں ساحل سمندر کے قریب جو داروکابن ہے وہ انسانوں کا بنا ہوا نہیں ہے۔ اس میں عبادت کر کے ان کی مہربانی سے جنّت میں پہنچو۔ (رِگ وید، ۱۰۔۱۵۵۔۳)(اگر اب بھی نہ جاگے تو، صفح نمبر ۱۵۷)

● ڈاکٹر ویدا پادھیائے نے اپنی کتب ''ویدوں اور پرانوں کے آدھار پرا یکتا کی جیوتی'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ہندو دھرم یہ حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے پہلے کا مذہب ہے۔ اس بات کی تفصیل آپ میری کتاب ''ہندو بھائی کون ہیں'' میں پڑھ سکتے ہیں۔

ہندو بھائیوں کی کتابوں میں خانہ کعبہ کا ذکر ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خانہ کعبہ انسانوں کے پہلے جو مخلوق زمین پر رہتی تھی اس کا بھی قبلہ اور عبادت کا مرکزی مقام تھا۔

خلاصہ:

● جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اس کا مقصد آپ کو مندرجہ ذیل باتوں کا یقین دلانا ہے

(۱) زمین پر سب سے پہلا مقام جو پانی سے نمودار ہوا وہ خانہ کعبہ کا مقام تھا۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے روزِ اوّل سے اسے محترم قرار دیا اور انسانوں سے پہلے والی مخلوق کا بھی یہی قبلہ اور عبادت گاہ رہا ہے۔

(۳) جب حضرت آدمؑ اس زمین پر اکیلے انسان تھے تب اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرشتوں کی رہنمائی میں آپ مکہ مکرمہ گئے اور انسانوں میں پہلی بار حضرت آدمؑ نے ہی اس کی دیواروں کو بلند کیا۔

(۴) انسانوں میں سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف اور حج حضرت آدمؑ نے کیا۔

جدّہ (سعودی عرب) میں حضرت حوّا کی قبر کی پُرانی تصویر

۳۔حضرت آدمؑ کی تخلیق کا بیان

● اللہ تعالیٰ نے پہلے جنّاتوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔مگر جب انھوں نے زمین پر فساد برپا کر دیا تو انھیں اللہ تعالیٰ نے زمین سے بے دخل کر کے پہاڑوں اور جنگل کی طرف ہانک دیا اور زمین پر انسان کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔

انسانوں کو زمین پر پیدا کرنے کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۰ میں ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔انہوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے رہتے ہیں۔ خدا نے فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر۳۰)

● اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔اور جس قسم کی مٹی سے بنایا اس کا بیان قرآن میں ان ناموں سے ہے۔ طین (کیچڑ) ،تراب(خاک)، صلصلال (کھنکھناتی اور سڑی ہوئی مٹی)، حماد مسنون (سنا ہوا گارا)۔

● اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بہترین جسم عطا فرمایا تھا۔اس حقیقت کو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

''ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔''(سورۃ التین آیت نمبر۴)

● حضرت آدمؑ کے جسم میں روح پھونکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کی تعظیم (سجدہ) کرنے کا حکم دیا۔سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر۳۴)

● قرآن کریم میں اس واقع کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے۔

تو فرشتے تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے ۔مگر شیطان کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔ خدا نے فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہو کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو جس کو تو نے کھنکھناتے ہوئے

سڑے گارے سے بنایا ہے سجدہ کرو۔ خدا نے فرمایا ''یہاں سے نکل جا تو مردود ہے اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت برسے گی۔'' اس نے کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جائینگے۔ فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ وقت مقرر یعنی قیامت کے دن تک۔ اس نے کہا کہ پروردگار جیسا تونے مجھے راستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لئے گناہوں کو آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔ ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں ان پر قابوں چلنا مشکل ہے۔ خدا نے فرمایا کہ ''مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کچھ قدرت نہیں کہ ان کو گناہ میں ڈال سکے ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے۔ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۰-۴۲)

● ابلیس کو جنّت سے نکالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جنّت میں رہنے کا حکم دیا۔

● جب حضرت آدمؑ کو تنہائی محسوس ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے جسم سے ہی حضرت حوّاؑ کو تخلیق کیا۔ (سورۃ النسا آیت نمبر ۱)

● اس کے بعد کا واقعہ قرآن کریم میں اس طرح لکھا ہے۔

اور ہم نے کہا تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ پیو لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس عیش ونشاط میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا۔ تب ہم نے حکم دیا کہ بہشت بریں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش مقرر کر دیا گیا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے اور معافی مانگی تو اس نے انکا قصور معاف کر دیا بے شک وہ معاف کرنے والا اور صاحب رحم ہے۔ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو اسکی پیروی کرنا کہ جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے۔ اور جنہوں نے اسکو قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(سورالبقرہ آیت نمبر ۳۵-۳۹)

۴۔حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی زمین پر آمد

● سری لنکا میں ایک پہاڑ کی چوٹی کا نام ہے شری پد۔(Sacred footprint)۔ بدھشت اسے پہلے بدھ کے پیروں کا نشان کہتے ہیں۔ ہندوا سے شیوجی کے پیروں کا نشان کہتے ہیں اور مسلمان اور عیسائی اسے حضرت آدمؑ کے پیروں کا نشان کہتے ہیں۔اس کے بارے میں آپ Wikipedia میں پڑھ سکتے ہیں۔اور مندرجہ ذیل لنک پر یوٹیوب پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

http://youyu.be/dapu1FOrp3I

● اگر آپ انٹرنیٹ پر حضرت آدمؑ کا پل یا (Adam's bridge) تلاش کریں گے تو ہندوستان اور سری لنکا کے بیچ جو قدرتی پل ہے وہ آپ کو اسکرین پر نظر آئے گا۔یعنی اس پل سے گزر کر حضرت آدمؑ ہندوستان تشریف لائے تھے۔

● حضرت آدمؑ کے تیسرے بیٹے حضرت شیثؑ کی مزار ایودھیا میں منی پربت کے پاس ہے۔

● ان حقیقتوں سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ تو حقیقت ضرور ہوگی جس وجہ سے شری لنکا اور ہندوستان سے حضرت آدمؑ کا نام جڑا ہے۔

حضرت حوّا زمین پر کہاں اتریں؟

● حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ ہند میں اور حضرت حوّا جدہ (عرب) میں اور ابلیس (شیطان) بسرٰی (عراق) سے چند میل کے فاصلے پر میت بینان میں پھیکا گیا اور سانپ اصفہان میں۔

● بیہقی کی ایک روایت میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اور حوّا نے بحکم خدا بیت اللہ کعبہ بنایا اور طواف کیا اور خدا تعالیٰ نے کہا تو سب سے پہلا انسان ہے اور یہ سب سے پہلا گھر ہے۔

● اگر آپ انٹرنیٹ پر Grave of eve at Jeddah سرچ کریں آپ کو جدہ میں ۱۹۲۸ کے پہلے کی حضرت حوّا کی قبر کی تصویر نظر آئے گی۔ ۱۹۲۸ کے بعد سعودی عرب کی حکومت نے قبروں پر بنے تمام عمارتوں کو مسمار کر دیا اور قبروں کے نشان تک مٹا دیئے اس لئے آج حضرت حوّا کی قبر کو پہچاننا مشکل ہے۔ پھر بھی جدّہ سے مکّہ جانے والی پرانی سڑک پر آج بھی قبرستان کے باہر بورڈ لگا ہے کہ یہاں حضرت حوّا کی قبر ہے۔

جدّہ کے معنی ہے داوی یا عورتوں کی جدّ امجد۔اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت حوّا کا جدہ شہر سے گہرا

تعلق رہا ہے۔

● جب لوگ عام دنوں میں مکّہ مکرمہ کے تاریخی مقامات کی زیارت کرنے جاتے ہیں تو عرفات کا مقام ضرور دیکھتے ہیں۔ عرفات کے مقام پر ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جسے جبل رحمت کہتے ہیں۔ اسی پہاڑ کے دامن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری حج کا مشہور خطبہ دیا تھا۔ اسی پہاڑ کی چوٹی پر ایک ستون کھڑا ہے۔ گائڈ حضرات بتاتے ہیں کہ اسی مقام پر زمین پر پہلی بار حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کی نشانی کے طور پر یہ ستون یہاں نصب ہے۔

● حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا وہ مقدس ہستیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے خود تخلیق کیا تھا۔ خود ان کے جسم میں روح پھونکی تھی اور جنت میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ خود شجرے ممنوعہ سے دور رہنے کا حکم دیا تھا۔ غلطی کرنے پر خود ڈانٹا تھا اور خود توبہ کے الفاظ سیکھا کر ان کی غلطیوں کو معاف کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو زمین پر بھیج کر لاوارث نہیں چھوڑ دیا ہوگا۔ بلکہ قدم قدم پر ان کی رہنمائی اور مدد اور حفاظت فرمایا ہوگا۔ کیوں کہ ایسا انسان جو جنّت میں پیدا ہوا اور جنّت میں رہا اور اس نے زندگی میں کبھی مشکلات کا سامنا نہ کیا ہو وہ بغیر گھر بار کے بغیر کھانے پینے کے انتظام کے بغیر کسی دوست احباب کے تنہا درندوں اور جانوروں سے بھرے جنگلوں میں کھلے آسمان کے نیچے کیسے زندہ رہ سکتا ہے؟ حضرت آدمؑ پیغمبر تھے۔ اور حضرت حوّا بھی آپ کے جسم سے بنیں تھیں اور آپ دونوں خدا کے نیک بندے تھے اور خدا کی عبادت کے لئے پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ دونوں نماز، روزہ طواف اور حج سے کیسے دور ہوسکتے ہیں؟ کعبہ شریف حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے پہلے موجود تھا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ طواف اور حج کے لئے آپ دونوں نے فرشتوں کی رہنمائی میں مکہ شہر کا رُخ کیا ہوگا۔ اور ہوسکتا ہے کہ حج کے ایام میں تنہا حج کرتے ہوئے آپ دونوں کی دنیا میں پہلی ملاقات عرفات میں ہوئی ہوگی۔ اور اس کے بعد آپ دونوں خانہ کعبہ کے قریب بس گئے ہوں۔

(حقیقت اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔)

نوٹ: ہندو بھائیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ پاروتی مِنیٰ پہاڑ کی بیٹی بن کر دنیا میں آئیں۔ مِنیٰ چونکہ جدّہ سے قریب ہی ہے۔ اس لئے اس کتاب کے ہندی ترجمے میں ہم نے حضرت حوّا جنّت سے مِنیٰ میں اتریں ایسا لکھا ہے کیوں کہ حرم، مِنیٰ عرفات اور جدّہ ان کے درمیان کوئی بہت زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ اور یہ چاروں مقامات حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا سے جڑے ہیں۔

۵۔ ہندو بھائیوں کی کتاب میں حضرت آدمؑ کا بیان

(۱) بھویشیہ پران میں حضرت آدمؑ کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔

”شوہر کا نام آدم اور بیوی کا نام حوّا وتی تھا۔ وہ ملیچھوں کے آبا واجداد ہوں گے۔ جنّت (inku uxj) کے مشرقی حصہ میں پرمیشور کے ذریعے بنایا گیا خوبصورت چار کوس کے رقبہ کا بہت بڑا جنگل تھا۔ گناہ والے درخت کے نیچے جا کر بیوی کو دیکھنے کی بیتابی سے آدمؑ حوّا (g0;orh) کے پاس گئے ۔تبھی سانپ کی شکل بنا کر وہاں فوراً شیطان (dfy)نمودار ہوا۔ اس چالاک دشمن کے ذریعے آدمؑ اور حوّا ٹھگ لیے گئے ۔اور وشنو کے حکم کو توڑ ڈالا اور دنیا کا راستہ دکھانے والے اس پھل کو شوہر نے کھالیا۔ ان دونوں کے ذریعے گولر کے پتّوں سے حوّا کی غذا حاصل کی گئی تب ان دونوں سے بہت سی اولادیں پیدا ہوئیں سب ملیچھ کہے گئے۔ آدمؑ کی عمر نو سو تیئیس سال ہوئی۔

vknek uke i:'k% iRuh g0;orh LerkA
fo'.kdnerk tkrk EyPNo"kio?kukAA
f}"krk'VlgL= } "k'k r }kij ;xA
EyPNn"kL; ;k HkfeHkfork dhfrekfyuhAA
bfUn;kf.k nfeRok ;k ãkRe/;ku ijk;.k%A
rLeknknukekl k iRuh g0;orh LerkAA
inkuuxjL;o ioHkkx egkoueAA
b"oj.k dr jE; pr% Øk"kk;r LereA
ikio{kry xRok iRuhn"kurRij%A
dfyLr=kxrLr.k l i:i fg rR—re AA
ofprk ru /kru fo'.okKk Hkxrkxrk A
[kkfnRok rRQy jE; ykdekxin ifr%AA
mnEcjLFk i="p rkE;k ok¸o"ku —reA
lrk% i=kLrrk tkrk% lo EyPNk oHkfojAA
f="kkRrj uo"kr rL;k;% ifjdhfrreA
Qykuk gou doUiRU;k lg fno xr%AA
¼Hkfo'; ijk.k] ifrlx io] iFke [k.M] prFk v/;k;½
iLrd%&on o ijk.kk d vk/kkj ij /kkfed ,drk dh T;kfr]
y[kd% Mk-on idk"k mik/;k;

(بھویشیہ پُران، پرتی سنگ پُرو پہلا کھنڈ، چھوتھا ادھیائے)

(بحوالہ ویدوں اور پرانوں کے ادھار پر دھارمک ایکتا کی جیوتی، مصنف وید پرکاش اُپادھیائے)

(۲) شیو پران کے کچھ شلوک اس طرح ہے۔

برہمانے کہا کہ شیو کے حکم سے میں نے اپنے جسم کے دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا مرد کی شکل میں ظاہر ہوا اور دوسرا عورت کی شکل میں۔ ان دونوں سے ایک بہترین جوڑا وجود میں آیا۔ مرد سوایمبھو منو بنے اور عورت سترو پا۔

rrk·g "kïj.kkFk ifjrk·Urxru fgA f}/kk ÑRokReuk

the other half that of a man. He then created in her a couple, the means of excellent nature. (11)

The man was Svayambhuva Manu, the greatest of the means (of creation). The woman was Satarupa, a yogini, an ascetic woman.(12)

(Shiv Puran.No.1, page... mantra..)

● جب حضرت آدمؑ کے بارے میں اتنے واضح تفصیلات ہندو بھائیوں کے کتابوں میں موجود ہیں تو وہ لوگ حضرت آدمؑ کو پیغمبر کیوں نہیں مانتے۔ یہودی اور عیسائی دونوں حضرت آدمؑ کو پہلا انسان اور پیغمبر مانتے ہیں۔ حضرت آدمؑ کو پہلا انسان اور پیغمبر ماننے سے یہودی اور عیسائی بھائیوں کے اپنے انفرادی مذہبی عقائد پر کوئی فرق نہیں پڑتا تو ہندو بھائیوں کے عقیدوں میں حضرت آدمؑ کو پیغمبر اور پہلا انسان ماننے سے کیا فرق پڑے گا؟

اس کا جواب ہم اگے مضمون میں پڑھیں گے۔

ng f}:iÜpkHko eu! A1OA
v)u ukjh i:'kÜpk)u lUrrk eu!A l
rL;kelтn }Un lolk/kueRree A11A
Lok;EHkok euLr= i:'k% ijlk/kueA
"kr:ikfHk/kk ukjh ;kfxuh lk rifLouh A12A
¼f"ko ijk.k] Hkkx&1] :n&lfgrk ¼l'Vh&[k.M%1½
v/;k;&15] "ykd&10]11]12] it u&250½

مندرجہ بالاشلوکوں کا ہندی میں ترجمہ،

مترجم، آچاریہ پنڈت شیودت مشرات تری۔

(نوٹ: اس کتاب میں شیو پران کے تمام ہندی ترجمہ انہی کے ہیں)

rnuUrj vUr;keh f"ko dh ij.kk l eu Lo; dk nk Hkkxk e foHkDr dj fn;k A1OA
bl "kjhj l tk i:'k mRiUu gvk og Lok;EHko eu gvk A11A
vkj tk L=h Fkh og "kr:ik uke dh egk;kfxuh gbAA12AA

مندرجہ بالاشلوکوں کا انگریزی ترجمہ

مترجم، ایل۔جے۔شاشتری

(نوٹ: اس کتاب میں شیو پران کے تمام انگریزی ترجمہ انہی کی کتاب سے نقل کئے گئے ہے۔)

I was then prompted by Siva present within me and hence, O sage. I spilt myself into two having assumed two forms. (10)

One half had the form of a woman and

٦۔ حضرت آدمؑ کو پیغمبر نہ تسلیم کرنے کی ممکن وجہ

قرآن کریم میں انسانوں کا حق کو نا قبول کرنے کی اور گمراہی کا راستہ اختیار کرنے کی پانچ وجوہات بیان کی ہیں وہ اس طرح ہیں۔

(۱) دین میں غلو کرنا

''کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین کی بات میں نا حق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو خود بھی پہلے گمراہ ہوئے اور اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔(سورۃ المائدہ آیت نمبر۷۸)

(۲) عالموں اور درویشوں کو رب بنا لینا

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر۳۱)

(۳) ظن اور گمان کی اتباع کرنا

اور ان میں اکثر صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔اور کچھ شک نہیں کہ ظن حق کے مقابلے میں کچھ بھی کار آمد نہیں ہوسکتا ۔ بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے واقف ہے۔(سورۃ یونس آیت نمبر۳٦)

(٤) شیطان کے ذریعے ورغلایا جانا

اس نے (ابلیس نے) کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جائنگے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے۔وقت مقرر یعنی قیامت کے دن تک۔'' اس نے کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے راستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لئے گناہوں کو آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔(سورۃ الحجرت آیت نمبر۳۹۔۳٦)

(۵) علم سے نا واقفیت

تا کہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کر دو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(سورۃ یٰسں آیت نمبر٦)

- یعنی یہ پانچ بنیادی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے عام طور پر لوگ حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

ہندو بھائیوں کا حضرت آدمؑ کو پیغمبر اور پہلا انسان نا قبول کرنے کی ایک وجہ مندرجہ ذیل ہیں۔

چار طبقوں میں بٹا ہو اسماج

- برہمن خود کو بھودیوتا (یعنی زمین دیوتا) کی نسل سے مانتے ہیں۔اور انھوں نے سماج میں اپنے لئے وی۔ آئی۔ پی۔ پوزیشن بنا رکھی ہے۔اور پچھلے زمانے میں نچھلے طبقے کے لوگوں سے غلاموں کی طرح برتاؤں کیا

جاتا تھا۔ اگر یہ بات عام ہو جائے کہ سارے انسان ایک مرد اور عورت یعنی حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی ہی اولادیں ہیں تو سارے انسان برابر شمار کئے جائیں گے۔ پھر نہ کوئی بھی دیوتا کی نسل سے رہے گا اور نہ کوئی اچھوت ہوگا۔ بلکے سارے انسان برابر ہوں گے۔ اور یہی عقیدہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر دنیا کے سارے مذاہب کا ہے۔ اور یہ بات ہندو بھائیوں کے ایک طبقے کو سخت ناگوار ہے۔ اور چونکہ مذہبی علم پر انھیں کا قبضہ ہے۔ اس لئے ہندو دھرم کی کتابوں میں حضرت آدمؑ کی اتنی واضح تفصیلات ہونے کے باوجود انھیں بالکل نظر انداز کیا گیا اور اس نظریہ کو عام کیا گیا کہ ہندو دھرم میں پیغمبر ہوتے ہی نہیں ہے۔ بلکہ اوتار ہوتے ہیں۔ یعنی لوگوں کی رہنمائی کے لئے خدا خود انسانی شکل میں زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ مجھے ایسا کہنے پر معاف کریں۔)

- شیو پران ان کی اس کوشش کی ایک مثال ہے۔ ویدوں میں توحید کی بہت واضح تعلیمات ہیں۔ جنھیں میری کتاب ''ہندو بھائی کون ہیں'' میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے باوجود اس کتاب شیو پران میں صرف اور صرف شرک کی تعلیم ہے اور حضرت آدمؑ سے جڑے واقعات کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہے کہ ایک انجان شخص شیو پران پڑھ کر خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا ہے کہ یہ حضرت آدمؑ کا بیان ہے۔

سری لنکا میں واقع شری پد پہاڑی۔ حضرت آدمؑ یہیں جنّت سے اترے تھے۔

شری پد پہاڑ کی چوٹی پر حضرت آدمؑ کے قدموں کے نشان۔

۷۔حضرت آدمؑ اور شنکر جی میں مماثلت

حضرت آدمؑ کی زندگی کے سات اہم واقعات :

● اگر ہم حضرت آدمؑ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں ان سے یا ان کی زندگی سے جڑے سات اہم حقیقتوں یا واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آپ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔

(سورۃ الحجر آیت نمبر۲۹)

(۲) اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؓ کو آپ کے جسم (کے بائیں طرف) سے بنایا تھا۔

(سورۃ النساء آیت نمبر۱)

(۳) ابلیس نے آپ کو سجدہ تعظیم نہیں کیا۔

(سورۃ الحجر آیت نمبر۳۲)

(۴) اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو آپ کو سجدہ تعظیم نہ کرنے کی وجہ سے ملعون قرار دیا۔

(سورۃ نمبر۱۵ آیت نمبر۳۴)

(۵) ابلیس کی وجہ سے حضرت آدمؑ اور حضرت حواؓ کو جنّت سے نکالا گیا۔ حضرت حواؓ زمین پر جدّہ کے پاس اتریں اور حضرت آدمؑ ہندوستان میں اترے تھے۔ (حضرت حواؓ کی قبر آج بھی جدّہ میں ہے۔ اور حضرت آدمؑ کے قدم کا نشان سری لنکا میں آج بھی ہے۔ اس بارے میں معلومات آپ یوٹیوب پر دیکھ سکتے ہیں۔)

(۶) آپ دونوں عرفات میں جبل رحمت پر دوبارہ ملے اور مکّہ میں بس گئے۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۶ کے مطابق سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے عبادت کرنے کے لئے بنایا گیا تھا وہ کعبہ شریف تھا۔ خانہ کعبہ کو انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے بنایا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مکّہ میں بھی رہے تھے۔ حسن بصریؒ کا بھی یہی نظریہ ہے۔)

(۷) شروع میں آپ کے دو بیٹے تھے۔ ان دونوں میں بڑے بیٹے قابیل نے چھوٹے ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر۲۷۔۳۱)

شنکر جی کی زندگی کے سات اہم واقعات :

اگر ہم ہندو دھرم کے گرنتھوں شنکر جی کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ان کی زندگی میں بھی کچھ تبدیلیوں کے ساتھ یہ سات واقعات یا حقیقتیں نظر آتی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شنکر جی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔

(شیو پُران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر۱، باب نمبر۱۵، منتر نمبر ۵۵۔ جلد۱، صفحہ ۲۴۹، انگریزی ترجمہ۔ ایل۔ جے۔ شاشتری)

(۲) جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا جسم آدھا مرد اور آدھا عورت کا تھا۔

(شیو پُران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر ۱، باب نمبر ۱۵، منتر نمبر ۵۶۔ جلد ۱، صفحہ ۲۴۹)

(۳) دکش نے آپ کی بے عزتی کی۔

(شیو پران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر ۲، باب نمبر ۲۶، منتر نمبر ۱۶۔۱۴، جلد ۱، صفحہ ۳۹۶)

(۴) اس بے عزتی کی وجہ سے آسمانی آواز (خدا) نے دکش کو ملعون قرار دیا۔

(شیو پران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر ۲، باب نمبر ۳۱، منتر نمبر ۲۔۱۔ جلد ۱، صفحہ ۴۱۷)

(۵) دکش سے ناراض ہو کر (دکش کی وجہ سے) ستی نے اپنا جسم آسمانی دنیا میں روحانی آگ میں جلا کر ختم کر دیا اور زمین پر مینا پہاڑ کی بیٹی اپنی خوشی سے بن گئیں۔اس زمین پر آپ کا نام پاروتی تھا۔

(شیو پران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر ۳، باب نمبر ۱، منتر ۷۔۶۔ جلد ۱، صفحہ ۴۷۵)

(۶) اس دنیا میں شنکر جی اور پاروتی کی پھر شادی ہوئی اور آپ دونوں حرم کی مقدس زمین پر رہنے لگے۔

(شیو پران ، وایاوی یا سمہتا، فصل نمبر ۱، باب نمبر ۲۴، منتر ۲۳۔ جلد ۴، صفحہ ۱۸۵۹)

(۷) آپ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے گنیش کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کارتیک ہمیشہ کے لئے ماں باپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ (شیو پران، رُدرا سمہتا، فصل نمبر ۴، باب نمبر ۲۰، منتر ۳۷۔۵۔ جلد ۲، صفحہ ۸۰۰۔۷۹۸)

شیو پران: شیو پران میں شنکر جی کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ اس کتاب میں ۲۴۰۰۰ شلوک ہیں۔ ایل۔جے۔ شاشتری نے اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جو چار جلدوں میں ہے اور ان میں کل ۲۱۲۰ صفحات ہیں۔اس کتاب کو موتی لال بناری داس پبلیشر نے شائع کیا ہے۔اسے مندرجہ ذیل لنک سے مفت ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔(https://archive.org/SivaPuranaJ.L.ShastriPart1)۔

اس کتاب کو لکھنے کے لئے ہم نے شیو پران کے جس ہندی ترجمہ کا مطالعہ کیا تھا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Jhf”koegkiqjk.ke
Vhdkdkj rFkk lEiknd%
¼0;kdj.kkpk;&lkfgR;okfjf/k&rUojRukdkj½
vkpk;Z if.Mr f”konRr feJ “kkL=h
idk”kd%
Jh Bkdj iqLrdky; iLrd Hk.Mkj
dpkMhxyh] okjk.klh&221001

۸۔شیو پران میں شنکر جی کی کہانی کا خلاصہ

- شیو پران میں جو تعلیمات ہیں ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) خدا کا نام شیو ہے۔ جو نظر نہیں آتا اور سب کا خالق اور مالک ہے اور جس کی کوئی شکل نہیں ہے۔ شنکر جی کا نام شیو نہیں مگر چونکہ ہندو علماء شنکر جی کو شیو کا مکمل اوتار مانا گیا ہے۔ اس لئے شنکر جی کو بھی شیو نام سے ہی پکارتے ہیں تا کہ شرک کا نظریہ دل میں بیٹھ جائے۔۔

(۲) جس طرح ہر مذّکر (Male) کے ساتھ اس کی ایک مونث (Female) ہوتی ہے۔ اسی طرح شیو کے ساتھ شکتی (دُرگا) ہے۔ (اللہ مجھے ایسا کہنے پر معاف کریں)

(۳) شیو کی کئی صفات ہیں ان میں تین اہم ہیں۔
(۱) تخلیق کرنا (۲) پالنا (۳) مارنا
تخلیق کے عمل کے لئے سب سے پہلے شیو نے برہما کو پیدا کیا۔ پالنے کے لئے وشنو کو پیدا کیا اور فنا کرنے کے لئے شنکر جی کو پیدا کیا۔

(۴) شنکر جی کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب برہما تخلیق کے بارے میں مراقبہ کر رہے تھے تو شنکر جی ان کے ماتھے سے ظاہر ہوئے اس وقت آپ کا جسم آدھا مرد اور آدھا عورت تھا۔

(۵) ہندو بھائیوں میں تین بڑے فرقے ہیں۔ شیوا، ویشنوا اور شاکت۔ شیوا شنکر جی کو، ویشنوا وشنو کو اور شاکت دُرگا دیوی کو سب سے بڑا دیوتا مانتے ہیں۔ ویشنوا فرقے کو خوش رکھنے کے لئے شیو پران میں کبھی برہما کو ویشنو سے اور کبھی وشنو کو برہما سے تخلیق ہوتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ یعنی ویشنو جی برہما سے چھوٹے نہیں ہیں۔

(۶) شیو پران میں ایسا لکھا ہے کہ دُرگا دیوی جو شیو کا آدھا حصّہ ہیں۔ انھوں نے لوگوں کی بھلائی کے لئے انسانوں کی شکل میں دکش کے گھر میں دکش کی بیٹی بن کر پیدا ہوئیں اور پھر شنکر جی جو کہ شیو کے مکمل اوتار ہیں ان سے شادی کیا۔ اس پہلی پیدائش کے بعد آپ کا نام ستی تھا۔

(۷) دکش نے ایک بار شنکر جی کی بے عزتی کیا۔ جس سے ناراض ہو کر ستی نے خود کو روحانی آگ میں جلا ڈالا اور زمین پر مینا پہاڑ کی بیٹی بن کر ظاہر ہوئیں۔ اس روپ میں آپ کا نام پاروتی تھا۔ اس نام اور روپ میں آپ کی

پھر شادی شنکر جی سے ہوئی۔

اس شادی کے بعد آپ دونوں حرم کی مقدس زمین پر رہنے لگے۔

(۸) آپ دونوں کے دو بیٹے ہوئے۔ بڑے کا نام گنیش اور چھوٹے کا کارتک تھا۔ گنیش کے بارے میں لکھا ہے کہ انھیں پاروتی جی نے اپنے مَیل سے پیدا کیا تھا۔ اور اپنی حفاظت کے لئے پیدا کیا تھا۔ چونکہ گنیش پیدا ہونے کے بعد شنکر جی کو نہیں پہچانتے تھے۔ اس لئے جب شنکر جی اپنے گھر میں داخل ہونا چاہا تو گنیش نے انھیں داخل ہونے نہیں دیا۔ دونوں میں جنگ ہوئی اور شنکر جی نے گنیش کا سر کاٹ دیا۔ جب پاروتی جی نے اسے پھر زندہ کرنے کا اسرار کیا تو پھر ایک ہاتھی کا سر کاٹ کر گنیش جی کے سر کی جگہ لگا دیا۔ اور وہ زندہ ہو گئے۔

(۹) چھوٹے بیٹے کارتک کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ شنکر جی کے نطفے سے ہی پیدا ہوا مگر وہ نطفے نے ماں کے رحم میں نشو نما نہیں پایا بلکہ پیڑ پودوں کے درمیان نشو نما پا کر انسانی شکل اختیار کیا۔

(۱۰) جب گنیش اور کارتک جوان ہوئے تو شنکر جی اور پاروتی نے دونوں کی شادی کے بارے میں کچھ شرطیں طے کی۔ کارتک ایمانداری سے شرطیں پوری کرنے میں لگ گیا۔ مگر گنیش نے کچھ مختصر راستہ اختیار کر کے بازی جیت لی اور ان کی شادی پہلے ہو گئی۔ اس بات سے ناراض ہو کر کارتک ہمیشہ کے لئے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔

(۱۱) ہندو دھرم یہ حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے پہلے کا مذہب ہے۔ اس زمانے میں زمین پر اللہ تعالیٰ کی روحانی مخلوقات رہا کرتی تھی۔ مسلمانوں کی کتابوں میں ان کا صرف ایک نام 'جن' ہے۔ مگر ہندو بھائیوں کی کتابوں میں ان کی بہت سی قسموں کا ذکر ہے۔ جیسے ودیادھر (fo|k/kj) پری (vllj l) یکش (;{k) راکشس (jk{kl) گندھرو (xU/ko) کینار (fdUuj) پیساچ (fi"kkp) گوہک (xád) سیدھ (fl) بھوت (Hkr)۔

شیو پران میں ایسی ہزاروں کہانیاں ہیں جن میں اوپر بیان کئے گئے روحوں کا ذکر ہے۔

(۱۲) شیو پران میں ۳۲۰۰۰ شلوک ہیں ۲۰۰۰ سے زیادہ صفحات ہیں۔ اس لئے ان میں بیان کی گئی ساری باتوں کا بیان کرنا اس کتاب میں ممکن نہیں ہے۔ یہاں صرف شنکر جی سے جڑی چند باتوں کا ذکر ہم نے کیا ہے۔

(۱۳) اب ہم تفصیل سے مماثلت والے سات عنوان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

۹۔شنکر جی کی پیدائش

شیو پران (جلد نمبر ۱، رودرا سمہتا شرشٹی کھنڈ نمبر ۱، ادھیائے ۱۵، شلوک ۵۵، پر شنکر جی کی پیدائش کے بارے میں مندرجہ ذیل منتر ہیں۔

•

riL;rÜp l'VÓFk Hkok?kk.kL; e/;r%A
vfoeDrkfHk/kk'kr Lodh;kUe fo"k'kr% A55A
f=erhuk eg"kL; iknjklhn ?k.kkfuf/k% A
v)ukjhÜojk HkRok i.kk"k% ldyÜoj% A56A
¼f"ko ijk.k] Hkkx&1] :n&lfgrk ¼l'Vh&[k.M½1½
v/;k;&15] "yksd&55&56] i t u&249½

bl idkj lf'V d fy, ri djr g, Hk ,o ?kk.k
d e/; l] ftl vfoeDr dgr g] A55A
ml ej LFkku l f=efr;k e eg"k d v"k l ije
–iky loÜoj i.kk"k v/kukjhÜoj ixV gk x;
A56A

While I was performing penance for creation, the merciful lord Siva of Trininty, came out of the spot called Avimukta between the eyebrows and the nose. He menifested himself as Half woman and Half man in full potency. (55-56)
(Translation by L.J.Shashtri, Shiv Puran, Vol-1, Page-249, Mantra no-55-56)

اس طرح جب میں کائنات کی تخلیق کے لئے مراقبہ کر رہا تھا۔ اس وقت میرے دونوں بھوں اور ناک کے درمیان (ماتھے) کے مقام سے جسے آویمکتا کہتے ہیں۔ تین (برہما، ویشنو اور مہیش) میں سے رحم دل مہیش (شنکر جی) ظاہر ہوئے۔ وجود میں آتے وقت آپ آدھا مرد اور آدھا عورت تھے۔

بھگوت گیتا کا ترجمہ

اس کتاب میں جو بھگوت گیتا کے شلوک کا ذکر ہے وہ سب ہم نے ڈاکٹر ساجد صدیقی کی کتاب ''بھگوت گیتا، قرآن کی روشنی میں'' سے لیا ہے۔

ڈاکٹر ساجد صدیقی کے اس بھگوت گیتا کے ترجمے کو سنسکرت کے ماہر اور ویدوں کے مترجم ڈاکٹر ریکھا ویاس اور پروفیسر ہیمنت دتا ترے کھیرنار نے مستند قرار دیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ اور مہاراشٹر گورمنٹ نے بھی اس ترجمے کو انعام سے نوازا ہے۔

۱۰۔شنکر جی کی بے عزتی

● شیو پران کو پڑھ کر جو بات میری سمجھ میں آئی وہ اس طرح ہے۔

(۱) ہندو بھائیوں کے یہاں اِس دور میں جب بڑے پیمانے پر پوجا کی جاتی ہے جیسے ہون، یگیہ وغیرہ۔تو وہ اس میں اپنے تمام دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔اور بالخصوص برہما، ویشنو اور شنکر جی کی۔

(۲) شیو پران میں کہا گیا ہے کہ آسمانی دنیا میں جب کوئی بزرگ اور مذہبی ہستی بڑے پیمانے پر یگیہ کرتی تو وہ تمام دیوی دیوتاؤں کو اس یگیہ میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ ان کی روبرو پوجا کرسکیں۔اور بالخصوص برہما، وشنو اور شنکر جی کو دعوت دیتے۔ برہما، ویشنو اور شنکر جی کے بغیر یگیہ کو نامکمل سمجھا جاتا۔

(۳) شیو پران میں کہا گیا ہے کہ دُرگا دیوی جنھیں شکتی بھی کہتے ہیں انھوں نے دکش کے گھر میں بیٹی کی شکل میں جنم لیا اور پھر ان کی شادی شنکر جی سے ہوئی۔اس طرح شنکر جی دکش کے داماد ہوئے۔

(۴) ایک یگیہ میں تمام دیوی دیوتا مدعو تھے۔اور برہما، ویشنو اور شنکر جی یگیہ میں پہلے پہنچے اور دکش بعد میں پہنچا۔

(۵) دکش کے پہنچنے پر تمام موجود دیوی دیوتاؤں نے دکش کو کھڑے ہوکر یا جھک کر ادب سے سلام کیا۔مگر شنکر جی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔دکش کو ان کا یہ رویہ اچھا نہ لگا۔ناراض ہوکر دکش نے شنکر جی کی شان میں اس طرح کے نازیبا الفاظ کہے۔

●

,r fg lo p lj k· lj k Hk”k uefUr ek foiojkLrFk’k;%A
dFk gÓlk ntuoUegkeukLRoHkRr ;% irfi”kkplor%A14A

¼f”ko ijk.k] Hkkx&1] :nlfgrk] lrh [k.M&2]
v/;k;&26 it u&387] “ykd&14½

bu lHkh norkvk] _f’k;k] ckã.kk rFkk jk{klk u e>
vk;k n[kdj i.kke fd;kA ijUr ir&fi”kkpk l ;Dr
bl egkeuLoh f”ko u ej lkFk bl idkj ntu d
leku vkpj.k dl fd;kAA14AA

All these Suras and Asuras, brahmnis and sages bow to me. How is it that this gentleman who is always surrounded by goblins and ghosts behaves like a wicked man?

"سبھی دیوتا اور راکشس ، براہمن اور عبادت گزار میرے سامنے ادب سے جھک جاتے ہیں۔ایسا کیوں ہے کہ یہ شخص

جو کہ ہر وقت بھوتوں اور ارواح سے گھرا رہتا ہے ایک دُشٹ کی طرح برتاؤ کرتا ہے۔"

●

”e”kkuokl h fuji=ik á; dFk iek.k u djkfr e· /kukA
ylrfØ;k Hkrfi”kkpl fork eRrk·fo/kk uhfrfon’kd% lnkA15A

¼f”ko ijk.k] Hkkx&1] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&26 it u&387] “ykd&15½

“e”kkuokl h] fuyTt] fØ;kghu] Hkr&fi”kkpk l lfor] mUrRr vkj uhfriFk dk nf’kr djuoky bl f”ko u e> i.kke D;k ugh fd;kA A15A

"How is it that this shameless frequenter of cremation grounds does not bow to me now? He is surrounded by spirits and ghosts. He is elated and he spoils good policies and conventions.

"ایسا کیوں ہے کہ یہ شمشان گھاٹ کے چکر لگانے والا بے عزت میرے سامنے جھکتا نہیں ہے۔ وہ رسموں اور رواجوں کا مخالف ہے۔ یہ مذہبی روش کو ترک کر چکا ہے۔ یہ بھوتوں اور ارواح سے گھرا رہتا ہے۔ یہ گھمنڈی ہے اور اچھی روش اور چلن کو برباد کرتا ہے۔"

●

ik[kf.Muk ntuiki”khyk n’Vok f}t ik) rfuUndkÜpA c/ok lnklDrjfrioh.kLrLekne “kIreg ioRr% A16A

¼f”ko ijk.k] Hkkx&1] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&26 it u&387] “ykd&16½

ik[k.Mh] ntu] iki”khy] ckã.kk dk n[kdj mudh fuUnk djuoky] mPNÔy] L=h e vklDr rFkk 0;fHkpkjh ; “kki d ;kX; g] blfy, e bl ikih :n dk “kki n jgk gA16A

Heretics wicked persons, who behave arrognatly on seeing a brahmin and despise him are on par with one another. Besides, this person is always engrossed in the love of his wife. Hence I am going to curse Him"

"بدعتی، شریر اور مغرور ہے۔ برہمن کو حقیر جانتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اپنی بیوی کی محبت میں ڈوبا رہتا ہے۔ میں اس پر لعنت کرنے جا رہا ہوں۔" (١٦)

نوٹ : شیو پُران کے شلوکوں کا ہم ہندی اور انگریزی دونوں ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ تا کہ آپ کو صحیح بات کا علم ہو سکے۔ صفحہ نمبر ٣٢، مضمون نمبر ١٣ میں ایک شلوک میں حرم کا لفظ صاف طور سے لکھا ہوا ہے۔ مگر ہندی کے ترجمے میں اسے غائب کر دیا گیا۔ اگر میں خود انگریزی ترجمہ بھی نہ پڑھتا تو مجھے کبھی اس کا علم نہ ہوتا۔ اس لئے کسی شلوک کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے کئی ترجموں کا پڑھنا ضروری ہے۔

۱۱۔دکش پر لعنت

(۱) شنکر جی کو اور بے عزت کرنے کے لئے دکش نے اپنے مقام پر ایک بڑے یگیہ کا اہتمام کیا۔ اور اس میں شنکر جی کو چھوڑ کر سبھی دیوتاؤں کو دعوت نامہ دیا۔

(۲) جب شنکر جی کی بیوی ستی کو اپنے باپ کے اس یگیہ کا پتہ چلا تو انھیں بہت برا لگا۔ وہ دکش کے گھر پر گئیں۔ انھوں نے سارے لوگوں کو شنکر جی کے اعلیٰ رتبہ یاد دلایا اور اپنے باپ کو ان الفاظ میں بددعا دی۔

''وہ جو شیو کی ملامت کرتا ہے اور وہ جو اس ملامت کو سن کر برداشت کرتا ہے۔ دونوں دوزخ میں اس وقت تک رہو جب تک سورج اور چاند کا وجود ہے۔''

(شیو پران، رودرا سمہتا، ستی کھنڈ۔۲، ادھیائے ۲۹، شلوک نمبر ۳۸)

(۳) غصّہ میں بھری ہوئی ستی نے دکش اور موجود لوگوں کو بہت کچھ برا بھلا کہنے کے بعد وہیں پر مراقبہ کیا اور اپنی سانسوں سے اپنے جسم میں ایک روحانی آگ پیدا کر کے اپنے جسم کو جلا ڈالا۔

(۴) ستی کو جلتا دیکھ کر شنکر جی کے ساتھی جو ستی کے ساتھ دکش کے یگیہ میں آئے تھے۔ ان میں سے کچھ نے تو خودکشی کر لی اور بقیہ لوگوں نے جب دکش کو مارنا چاہا تو بھارگو نام کے ایک دیو نے روحانی علم سے ایسے ہزاروں راکشش پیدا کر دیے جنھوں نے بقیہ شنکر جی کے ساتھیوں کو یا تو مار ڈالا یا بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

(۵) اس واقعے کے بعد آسمان سے آواز آئی اور اس نے ستی اور شنکر جی کی تعریف کی اور رتبہ بیان کیا اور دکش پر ملامت کی۔ ان میں سے کچھ الفاظ یا منتر مندرجہ ذیل ہیں۔

دکش پر لعنت کی تفصیل:

●

txfRirk f"ko% "kfDrtxUrk p lklrhA lRÑrk u Ro;k e<! dFk J;k Hkfo';fr AA25AA

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&25½

f"ko ,o lrh bl txr d ekrk&firk gA g e<! reu mudk lRdkj ugh fd;k] vr% fdl idkj rEgkjk dY;k.k gkxkAA25AA

Siva is the father of the universe. That Sati is the mother of the universe. O fool, they were not honoured duly by you. How can you attain welfare?

''شیو (شنکر جی) اس کائنات کے والد اور ستی والدہ ہیں۔ اے بے وقوف جب تو نے ان کی عزت نہیں کی تو تیرا بھلا کیسے ہوگا؟''

●

;nh nok% dfj';fUr lkgk¸;e/kuk roA rnk uk"k

جائے۔"

●

fuxPNURoejk½ Lokdern/ooje.MikrA vU;Fkk Hkork uk"kk Hkfo';R;| loFkkA32A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&32½

nork ykx "kh?k gh bl ;Ke.Mi l ckgj gk tko vU;Fkk budk vo"; fouk"k gk tk;xk AA32AA

Let all the devas depart quickly from this sacrificial altar. Otherwise you all will perish today without an escape.

"اے لوگو! اس یگیہ کے چبوترے سے فوراً دور ہو جاؤں ورنہ تم سب ختم ہو جاؤ گے۔"

●

fuxPN Ro gj "kh?ker/oje.MikrA vU;Fkk Hkork uk"kk Hkfo';R;| loFkkA34A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&34½

g fo'.kk! re Hkh bl ;K e.Mi l ckgj py tkvk] vU;Fkk rEgkjk Hkh fouk"k gk tk;xkAA34AA

O Visnu come out of this sacrificial platform quickly. Otherwise you will perish today without an escape.

"اے وشنو تم بھی اس یگیہ کے چبوترے سے دور ہو جاؤ ورنہ تم بھی آج فنا ہونے سے نہیں بچ سکتے۔"

lekIL;fUr "kyHkk bo ofàukA29A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&29½

;fn bl le; fdlh Hkh nork u rEgkjh lgk;rk dh rk og vfXu e "kyHk ¼Qfrx½ d leku u'V gk tk;xkA

If the devas were to come to your assistance, they are sure to be destroyed like moths by fire.

"آج جو بھی دیوتا تیری مدد کو آئے گا وہ پتنگوں کی طرح جل جائے گا۔"

●

ToyRo| e[k r o ;K/olk HkoRofrA lgk;kLro ;koUrLr ToyURo| lRojeA30A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&30½

vo"; gh lrh d bl vieku l rjk e[k ty tko] ;K u'V gk tko rFkk ; lHkh rEgkj lgk;d norK Hkh "kh?k tydj u'V gk tkoA AA30AA

Let your face burn. Let your sacrifice be quashed. Whoever comes as your assistant let him be burnt today immediately.

"تیرا چہرا جل جائے ۔ تیری سابقہ عبادتیں برباد ہو جائیں۔ اور جو بھی تیری مدد کرے وہ بھی جل

leLr efux.k vk"p; l LrfEHkr gk x;A37A

After saying this to those who had gathered in the sacrificial hall, the celestial voice that conferred welfare stopped. O dear one, on hearing the astral voice Visnu and other devas were surprised. The sages too were wonder- struck.(36-37)

یگیہ میں آئے جمع لوگوں سے اتنا کہہ کر آسمانی آواز جولوگوں کا ہمیشہ بھلا کرتی خاموش ہوگئی۔آسمانی آوازکو سن کروشنواورتمام عبادت گزارحیرت ذدہ تھے۔

●

fuxPN Ro fo/k! "kh?kern/oje.MikrA vU;Fkk Hkork uk"kk Hkfo';R;| loFkkA35A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31 it u&409] "ykd&35½

g fo/kkrk] re "kh?k bl LFkku l ckgj gk tkvk] vU;Fkk rEgkjk loFkk uk"k gk tk;xkAA35AA

O Brahma, come out of this sacrificial platform quickly. Otherwise you will perish today by all means.

”اے برہماتم بھی اس یگیہ کے چبوترے سے دورہوجاؤ ورنہ تم بھی آج ہرطرح سے بربادہوجاؤگے۔“

●

bR;Drok·/oj"kkyk;kef[kyk;k llfLFkrku A

0;jer lk uHkkok.kh lodY;k.kdkfjkh A36A

rPNRok 0;keopu lo g;kn;% ljkkA vdk'kfoL;; rkr eu;Üp rFkk·ij A37A

¼f"ko ijk.k] Hkkx&1] :nlfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31] it u&409] "ykd&36&37½

bl idkj lcdk dY;k.k djuokyh og vkdk"kok.kh ;Ke.Mi e vk; g, lHkh ykxk dk lukr g, eku gk x;hA36A

vkdk"kok.kh dk lur gh fo'.okfn nox.k rFkk

۱۲۔ستی کی زمین پر آمد

ستی کی زمین پر آمد سے متعلق شیو پران میں کچھ شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔

●

;nk nk{kk;.kh noh gj.k lfgrk enkA fgekpy lfpØhM yhy;k ije"ojhA4A

eRlr;fefr KkRok fl'ko ekropIkA fgekpyfi;k euk lof/nfHkjfuHkjkA5A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] ikorh [k.M&2] v/;k;&1 it u&463] "ykd&4&5½

n{kdU;k lrh noh tc ilUu gkdj f"ko d lkFk fgeky; ior ij yhykiod ØhMk djrh Fkh] rc okRlY;Hkko l Hkjh gb fgeky;fi;k euk viuh lEi.k _f)&fl f) ;k l ;g ejh cVh g ,lk le>dj mudh lok djrh FkhA A4&5A

When the great goddess Sati, the daughter of Daksa, was sporting about on the Himalayas with Siva, Mena, the beloved of Himacala thought that she was her own daughter and loved her like a mother with all kinds of nourishments. (4-5)

جب دکش کی بیٹی ستی دیوی ہمالیہ پہاڑ پر شیو (شنکر جی) کے ساتھ زندگی گزار رہیں تھیں تب ہماچل پہاڑ کی محبوبہ مینا پہاڑی نے ستی کو اپنی بیٹی تصوّر کیا اور ایک ماں کی طرح اس سے محبت کیا۔

●

;nk nk{kk;.kh :'Vk uknrk Loru tgkA fi=k n{k.k r|K lïrk ijeÜojhA6A

rno eudk rk lk fgekpyfi;k eu!A f"koykdfLFkrk nohekfjjk/kf;'kLrnkA7A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] ikorh [k.M&2] v/;k;&1 it u&463] "ykd&6&7½

tc nk{kk;.kh lrh noh u firk d vieku l :'V gkdj ;K e viuk "kjhj NkM fn;k AA6AA

g eu! rc fgekpy fi;k euk u f"koykd e fLFkr Hkxorh lrh dk vkjk/ku fd;k AA7AA

When the great goddess Sati, the daughter of Daksa, who had been to her father's sacrifice and who did not recieve his due attention became angry and cast off her body, at the very same time, O sage, Himacala's beloved Mena wanted to propitiate her in Sivaloka. (6-7)

دکش کی بیٹی ستی جب اپنے باپ کے یگیہ میں گئیں اور وہاں احترام نا پا کر اپنے جسم کو جب انھوں نے جلا ڈالا اسی وقت ہماچل کی محبوبہ مینا پہاڑی نے ستی کو اس زمین پر آنے کے لئے التجاء کی۔(۶۔۷)

●

rL;keg lrk L;kfeR;o/kk; lrh ânkA R;Drngk euk

n/k Hkfor fgeoRlrk A8A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] ikorh [k.M&2] v/;k;&1]

it u&463] "ykd&8½

mlh le; lrh noh u viu eu e ldYi dj

fy;k fd e fgeky; dh dU;k cudj tUe yxhA8A

Sati thought to herself:- "I shall be her daughter" and cast off her body in order to become the daughter of Himacala. (8)

''ستی نے اپنے بارے میں سوچا کہ میں مینا کی بیٹی

بنوگی۔اور انھوں نے ہماچل (اور مینا) کی بیٹی کے

لئے اپنے جسم کو چھوڑ دیا۔''(۸)

●

le; ikl; lk noh lonoLrrk iu%A lrh R;Drru%

ihR;k eudkru;k·HkorA9A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] ikorh [k.M&2] v/;k;&1]

it u&463] "ykd&9½

le; vku ij ogh lrh noh viuk "kjhj NkMdj

euk dh cVh d :l e tUe xg.k fd;kA A9A

At the proper time Sati who had cast off her body and who was worshipped and eulogised by the Gods became the daughter of Mena out of sheer joy. (9)

''صحیح وقت پر ستی نے جس نے اپنے جسم کو جلا ڈالا

تھا۔اور جس کی دیوتا پوجا کرتے تھے۔اپنی خوشی سے مینا

کی بیٹی بن گئی۔''(۹)

●

ukEuk lk ikorh noh ri% ÑRok ln%lge A

ukjnL;kin"kkn o ifr iki f"ko iu% A10A

¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] ikorh [k.M&2] v/;k;&1 it

u&464] "ykd&10½

euk dh dU;k gku ij mudk uke ikorh gvk] ftUgku

ukjn d min"k l egk dfBu ridj iu% f"ko dk

viuk ifr cuk;k AA10AA

On the being advised by Narada, the goddess who was named Parvati performed a severe penance and thereby secured Siva as her husband.(10)

''نارد کی رہنمائی میں ستی دیوی نے جن کا زمین پر پاروتی

نام پڑا سخت مراقبہ کیا اور شیو (شنکر جی) کو پھر سے اپنے

شوہر کی شکل میں حاصل کرلیا۔''(۱۰)

نوٹ: مینا یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔کہانی بنانے کے لئے

اس پہاڑ کو انسانی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

● حضرت حوّا کی قبر تو جدّہ میں ہے۔مگر ہوسکتا ہے کہ

زمین پر آپ مینا میں اتریں ہوں ۔مینا وہ مقام ہے

جہاں حاجی خیموں میں حج کے ایام میں قیام کرتے ہیں

اور جدّہ یہاں سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے۔

۱۳۔شنکر جی کی حرم میں رہائش

شنکر جی کے رہائش کے مقام کے بارے میں شیو پران میں مندرجہ ذیل شلوک ہیں۔

●

vUr/kkuxrk n0;k lg lkupjk gj½A Do ;kr% d=
okl% fd ÑRok fojjke gA1A

¼f"ko ijk.k] ok;oh; lfgrk ¼io [k.M½ v/;k;&24]
"ykd u&1] it- u-766½

g ok;no! tc vupjk lfgr f"koth vUr)ku gk
x;] rc o dgk x; vkj D;k dju yx\

Where did Siva who vanished along with the goddess and his attendants go? Where did he stay? What did he do and not do? (1)

''دانشوروں نے پوچھا۔
شیو (شنکر جی) دیوی پاروتی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہاں غائب ہوگئے؟ اور وہ کیا کرتے تھے اور کیا نہیں کرتے تھے؟''

●

egh/kjoj% Jheku eUnjfUp=dUnj½A nf;rk nonoL;
fuokLLri lk-HkorA2A

¼f"ko ijk.k] ok;oh; lfgrk ¼io [k.M½ v/;k;&24]
"ykd u&2] it- u-766½

,"o;k l ;Dr] iork e J'B] fofp= dUnjkvk l ;Dr
eUnj uke dk ior] tk f"koth dk vR;Ur fi; g] ogh
f"koth fuokl dju yxAA2AA

The excellent mountain Mandara with different caves became the pleasing spot of penance for lord Siva. (2)

''مندرا نام کا بہترین پہاڑ اپنے مختلف غاروں کے ساتھ شیو (شنکر جی) کے مراقبہ کی جگہ بن گیا۔''

●

bn r "kD;r oDrefLeu iorlUnjA _)Ók d;kfi
lkUn;ehÜojkokl;kX;rkA

¼f"ko ijk.k] ok;oh; lfgrk ¼io [k.M½ v/;k;&24]
"ykd u&6] it- u-766½

bl fo'k; e e bruk gh dg ldrk g fd] bl ior ij
,d vio lef) g] ftll ;g lnkf"ko dh
fuokl&;kX;rk dk ikIr fd;kAA6AA

This is possible to mention that it has the beauty of being qualified to be the residence of the lord through some supernatural magnificence. (6)

''ایسا کہنا ممکن ہے کہ اس خوبصورت پہاڑ کو شیو (شنکر جی) کے رہائش کے لئے منتخب کسی عظیم روحانی طاقت نے کیا

ہے۔"

●

firH;k txrk fuR; Lukuikuki;kxr%A
vokIri.;lLdkj% iljföfjrLrr%A9A

y?k"khrylLi"kjPNkPNfujkEcfHk%A vf/kjkT;u
pknh.kkefnj'kk-fHkf'kP;rA10A

¼f"ko ijk.k] ok;oh; lfgrk ¼io [k.M%½ v/;k;&24]
"ykd u&9&10] i t- u-766½

mld ty e txr d ekrk&firk }kjk ,o iku dk
mi;kx dju d dkj.k ml i.; dk llkj iklr
gvk g A9A

y?k vkj "khry Li"k oky] b/kj&m/kj iokfgr gku
oky] LoPN tyi.k >juk d tyk l ekuk mldk
iorjkt in ij vfHk'kd fd;k tk jgk gA A10A

The mountain renders help to the parents of the worlds with light and clean waters of the streams cool to the touch for bath as well as drinking. Due to these merits he is coronated as the king of mountains with the very waters spreading here and there. (9-10)

یہ پہاڑ دنیا کے تمام والدین کے فلاح کا ذریعہ ہے۔ یہاں سے انھیں (علم کی اور ہدایت) کی روشنی اور صاف پانی کے جھرنے ملتے ہیں۔ جو کہ چھونے پر پینے اور نہانے کے لئے ٹھنڈے (فائدے مند) محسوس ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس پہاڑ کو پہاڑوں کے بادشاہ کا خطاب دیا گیا۔ جہاں پانی بڑی مقدار میں موجود ہے۔

(آبِ زم زم کے کنویں میں بے انتہا پانی ہے۔ اور خانہ کعبہ ساری دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔)

●

r=k|ueikI; n0;k lg egÜoj%A <u>gje je.kh;kI</u>
fn0;kUr%ijHkfe'kA23A

¼f"ko ijk.k] ok;oh; lfgrk ¼io [k.M%½ v/;k;&24]
"ykd u&23] i t- u-767½

vkj noh d lkFk ogk m|ku dk iklr dj mldh
vUr%ij dh Hkfe e je.k dju yxA

Reaching the garden there along with the goddess, lord Siva sported about in the <u>divine harem grounds</u>. (23)

اس باغ میں دیوی (پاروتی) کے ساتھ پہنچ کر شیو (شنکر جی) نے حرم کے مقدس زمین پر قیام کیا۔

(نوٹ: حرم یہ عربی لفظ ہے۔ اور سنسکرت کی کتاب میں ایک مقدس مقام کے لئے لکھا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے پہلے صرف مکّہ مکرمہ ہی اس زمین پر ایسا مقام تھا جسے حرم کہا جاتا تھا۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ ان شلوک میں شنکر جی کا مکّہ مکرمہ میں قیام کا ذکر ہے۔)

۱۴۔ گنیش اور کارتِکیہ کی کہانی

●

fi«k¨YkkYk;r¨Lr«k l[k pkfr 0;o)r A rnk ÁhR;k enk pkfr[¨Yku pØr% lr© A5A

¼f”ko ijk.k] :nlfgrk] dekj [k.M&4] v/;k;&19] it u&769] “ykd&5½

ekrk firk d nykj l mudk l[k fnu&jkr c<u yxk vkj o nkuk cMh ilUurk l [ky&dn dju yxA5A

”ماں باپ کے پیار سے ان کی راحت بڑھنے لگی اور وہ دونوں بھی بڑی خوشی سے کھیلا کودا کرتے۔“

●

rkoo ru;© r«k ekrkfi«k¨euhÜoj! egkÒDR;k ;nk ;ä© ifjp;k ÁpØr% A6A

g egkeuhÜoj! o nkuk i= vR;Ur HkfDr d lkFk ekrk&firk dh lok djr FkA6A

”اے عظیم بزرگ، بیٹوں نے اپنے والدین کی عقیدت کے ساتھ خدمت کی۔“

●

‘k.e[¨ p x.¨”¨ p fi«k¨Lrnf/kd lnk A Lug¨ 0;o)r egk¥NDYki{¨ ;”kk “k”kh A7A

‘k.e[k dkfRrd; rFkk x.k”k e ekrk&firk dk ifrfnu Lug “kDyi{k d pUnek d leku c<u yxkA7A

”پیار اور ممتا کا جذبہ والدین میں چودھویں کے چاند کی طرح چھ چہروں والے کارتِکیہ اور گنیش کے لئے بڑھتا ہی گیا۔“

●

dnkfpÙk© fLFkr© r«k jgfl Áel;r©A f”kok f”ko”p no”¨! lfopkjijk;.k© A8A

g no’k! ,d le; f”kok ,o ,dkUr e cB g, dN fopkj dj jg FkA8A

”اے روحانی بزرگ، ایک بار شفیق والدین پاروتی اور شیو نے کچھ بات چیت اور مشاورات کی۔“

●

fookg;¨X;© lTtkr© lrkfofr p rkoÒ©A fookg”p dFk dk;% i«k;¨#Ò;¨% “kÒe A9A

vc gekj ; nkuk i= fookg d ;kX; gk x; g] vr% bu nkuk i=k dk fdl idkj mRre jhfr l fookg fd;k tk;\ A9A

”انھوں نے سوچا دونوں بیٹے شادی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ان دونوں کی شادی صحیح طریقے سے کر دینی چاہیئے۔“

●

‘k.e[kÜp fÁ;re¨ x.¨”k”p rF©o pA bfr fpUrklef}Xu© YkhYkkuUn© cÒor% A10A

ftl idkj ‘k.e[k vR;Ur fi; g] mlh idkj x.k”k Hkh vR;Ur fi; gA bl idkj dh fpUrk djr&djr o mudh yhyk dk vkuUn yu yxA10A

’’چھ چہروں والا کارتکیہ ان کا بہت چہیتا بیٹا تھا۔گنیش بھی اس طرح تھا اس طرح فکر کرتے کرتے وہ بچوں کے حرکتوں سے لطف اندوز بھی ہوتے۔‘‘

●

Lofi«k¨ereekKk; r© lrkofi lLig©A rfnPN;k fookgkFk cÒorjFk¨ eu! A11A

viu ekrk&firk dh ;g bPNk n[kdj o nkuk fookg d fy, lger gk x;A11A

’’اے بزرگ اپنے والدین کی مرضی معلوم ہوجانے کے بعد بیٹے بھی شادی کرنے کے لئے اتاولے ہوئے۔‘‘

●

vg p ifj.¨”;kfe ág po iu%A ijLij p fuR; o fookn rlijkoÒ© A12A

vkj e fookg d:xk] e fookg d:xk\ bl idkj ckjEckj dgr nkuk vkil e fookn dju yxA12A

’’میں شادی کرونگا، میں شادی کرونگا‘‘ ایسا ایک دوسرے سے کہتے ہوئے وہ ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔‘‘

●

JRok r}pu r© p nEirh txrk ÁÒ A Yk©fddkpkjekfJR; foLe; ije xr©A13A

txr d vf/kifr o nkuk f”kokf”ko bl fookn dk lu ykdkpkj dh jhfr dk vkJ; y ije fofLer gk x;A13A

’’زوجین، دنیا کے حاکم ،ان کے الفاظ سن کر بہت حیرت زدہ تھے۔ دنیا کا چلن دیکھ کر انھوں نے ایک ترکیب نکالی۔‘‘

●

fd dr0; dFk dk;¨ fookgfof/kjr;¨%A bfr fuf”pR; rkH;k o ;fäÜp jfprkörk A14A

vc D;k djuk pkfg, vkj fdl idkj bud fookg dh fof/k lEiUu dh tk;\ ,lk fopkj djr g, ikorh rFkk f”ko u ,d vör ;fDr jphA14A

’’ان کی شادی کی کیا صورت ہواس پر غور کرکے انھوں نے ایک راستہ نکالا۔‘‘

●

dnkfpr le; fLFkRok lekg; Loi«kd©A dFk;kekLrLr«k i«k;¨% firj© rnk A15A

,d le; ikorh vkj f”ko u viu nkuk i=k dk cyk;k vkj dgkA15A

’’انھوں نے بیٹوں کو ایک بار اپنے پاس بلایا اور اس طرح بات کی۔‘‘

●

vLekd fu;e% io Ñr”p l[kn¨ fg okeA J;rk llr© ÁhR;k dFk;ko¨ ;FkkFkde A16A

geu ,d fu;e cuk;k g] tk re nkuk d fy, l[knk;h gA g ej mRre i=k! ml ihfr l luk] ge ykx lR;&lR; dgr gA16A

’’اے اچھے بیٹوں۔ہم نے سب کی خوشی کا خیال رکھتے ہوئے ضابطہ واضح کیا ہے۔توجہ اور پیار سے سنو۔ہم

تمہیں سچ کہیں گے۔"

●

le© }kofi lRi«k© fo"¨'k¨ uk«k YkH;rA rLekr i.k%
Ñr% "kUn% i«k;¨#Òk;¨jfi A17A
re nkuk gh i=] leku Hkko l ge l;kj gk]
ble ge dN fo"k'k ugh dguk g] fdUr ge
ykxk u re ykxk d fy, ,d ifrKk dh g]
ftll re nkuk dk dY;k.k gkxkA17A

"تم دونوں اچھے بیٹے ہو اور ہماری نظروں میں برابر ہو۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ایک شرط جو تم دونوں کے لئے فائدہ مند ہے رکھی گئی ہے۔"

●

;Üpo ifFkoÈ lok ØkURok ioeikctr A rL;o ÁFke dk;¨ fookg% "kÒYk{k.k% A18A
¼f"ko ijk.k] :nlfgrk] dekj [k.M&4] v/;k;&19] it u&769] "ykd&5&18½
re nkuk e tk dkb Hkh iFoh dh ifjØek dj igy pyk vk;xk mlh dk fookg dk iFke "kHk y{k.k iklr gkxkA18A

"اس لڑکے کی شادی خانہ آبادی کی جائے گی جو زمین کا طواف کر کے پہلے یہاں آجائے۔"

● جب کارتک دنیا کے سفر پر نکل پڑا۔ گنیش نے اپنے والدین شیو پاروتی کے سات چکر لگائے اور کہا مذہب کے قانون کے مطابق والدین بچے کے لئے اس کی دنیا ہے۔

اس طرح آپ کے گرد سات طواف کر کے میں نے دنیا کے سات چکّر لگانے کی شرط پوری کر دی ہے۔ گنیش کی دلیل کو قبول کر لیا گیا اور پہلے اس کی شادی ہو گئی۔ جب کارتکیہ لوٹا اور اسے معلوم ہوا کے کیا چال چلی گئی ہے اس نے خود کو ٹھگا ہوا محسوس کیا اور وہ اپنے والدین کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے کہا

●

u LFkkr0; e;k rkr© {k.kel;«k fdÜpuA ;|o diV Áhfreigk; Ñr ef; A25A
e vc ;gk {k.k ek= Hkh ugh jg ldrk D;kfd vkiu e> ij ihfr u dj diV dk 0;ogkj fd;k gA25A

"اے والدین، میں یہاں نہیں رہوں گا۔ ایک پل بھی یہاں نہیں رکوں گا۔ مجھے پیار کے بجائے فریب دیا گیا ہے۔"

●

,oeäok xrLr«k eu! l¨·|kfi orrA n"kuuo lo'kk Yk¨dkuk ikigkjd% A26A
g ukjn! n"ku ek= l gh lcdk iki gj.k dju oky dekj dkfrd; dekj gh jg x;A26A

"اے بزرگ، اپنی نظر سے لوگوں کے گناہ دور کرنے والا کارتکیہ، ایسا کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔ وہ آج بھی وہاں ٹھہرا ہوا ہے۔"

●

rfÌu fg lekjH; dkfÙkd;L; rL; oA f"koi«kL;
no"" dekjRo Áfrf'Bre A27A
mlh fnu ls g ukjn! f"koi= dkfrd; dekj gh
jg x;A27A

''اس دن سے اے روحانی بزرگ شیو کا بیٹا کارتکیہ
آج تک کنوارا ہے۔''

●

dkfrD;k p lnk nok _'k"p lrhFkdk%A n"kukFk
dekjL; xPNfUr p euhÜojk% A29A
g euh"oj! dkfRRkd ekl e lHkh norkj _f'k
rFkk efux.k bl rhFk e dekj d n"ku d
fufeRr tkr gA29A

''کارتک کے مہینے میں دیوتا، بزرگانِ دین اور عظیم
ہستیاں کارتکیہ کو دیکھنے وہاں جاتی ہیں۔''

●

mek·fi n%[kekuék LdUnL; fojg lfrA mokp
Lokfeu nhuk r«k xPN e;k ÁÒ"! A31A
rc LdUn d fojg ls ikorh dk cMk gkfnd d'V gvk
vkj o nhu gkdj f"koth l dgu yxh g iHkk! ej
lkFk vki ogk pfy,A31A

''کارتکیہ کے جدائی سے پاروتی کا برا حال ہوگیا۔
انھوں نے اپنے شوہر سے کہا رحم دل آقا! ہمیں
وہاں جانا چاہئیے۔''

● i«kLugkrj© r© o f"ko© iof.k iof.kA n"kukFk
dekjL; rL; ukjn! xPNr% A36A
rFkkfi g ukjn! i= d Lug l vkrj g, o nkuk
f"kokf"ko io&io ij ogk tkr jgr gA36A

''اے بزرگ، پورے چاند کی رات اور نئے چاند کے
دن پاروتی اور شیو اپنے بیٹے کے پیار سے مغلوب
ہوجاتے ہیں اور اسے دیکھنے وہاں جاتے ہیں۔''

●

vekokL;kfnu "kEÒ% Lo; xPNfr r«k gA i.kekLhfnu r«k
ikorh xPNfr /koe A37A
gj vekoL;k dk ogk f"koth tkr g ,o ifr
i.kekLh d fnu fuf"pr :i ls ikorh mud n"ku
d fy, tkrh gA37A

نئے چاند کے دنوں میں شیو خود وہاں جاتے ہیں۔
پورے چاند کے دنوں میں پاروتی یقیناً وہاں جاتی ہیں۔

● نوٹ: شیو پران میں ایسا نہیں لکھا ہے کہ بڑے بیٹے گنیش نے چھوٹے بیٹے کارتکیہ کو قتل کر دیا تھا۔ مگر دنیا میں ہمیشہ بڑے بھائی کی شادی ہی پہلے ہوتی ہے۔ اس لئے چھوٹا بھائی صرف بڑے بھائی کی شادی پہلے ہوجانے کی وجہ سے اپنے پیارے ماں باپ کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر کبھی نہیں جاسکتا۔ اس لئے صرف گنیش کی پہلی شادی ہونے سے کارتکیہ کا ہمیشہ کے لئے گھر چھوڑ کر چلے جانے کی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اور جس اہتمام اور دُکھ کے ساتھ اس سے ملنے جانے کا بیان ہے اس سے احساس ہوتا ہے کہ لوگ اس کی قبر پر جایا کرتے تھے۔ اور وہ زندہ نہ تھا۔

۱۵۔ برہما کی پیدائش اور سزا کا بیان

اس باب میں دعوتی نقطِ نظر سے ایک داعی کے لئے اہم معلومات ہے۔

برھما کی پیدائش کا بیان:

● l ek;kekfgr ÑRok ek eg"kk nr eu! rUUkkfHkiÔtknkfoHkko;kekl yhy;k A5A

mUgku gh iu% e> ek;k l ekfgr dj ml fo'.k d ukfHkdey l e> mRiUu fd;kAA5AA

''فریب نظر سے موہت کر کے انھوں نے مجھے پھر وشنو کے نافِ کمل سے پیدا کیا۔''(۵)

● pre[kk ,o iùkRrrk tK i=k·g gexHkd%A jDro.kfL=i.MkfÔreLrd%A6A

bl idkj ukfHkdey l fgj.;xHk pkje[k ;Dr] eLrd ij f=i.M /kkj.k fd; g, e fo'.k dk i= cudj mRiUu gvkAA6AA

''اس طرح میں نافِ کمل سے پیدا ہونے والا مشہور ہوا۔ میرے چار سر، سرخ رنگ، ماتھے پر صندل کا تین نشان لگا ہوا تھا۔''(۶)

● rUek;kekfgrÜpk·g ukfon dey foukA Longtud rkr! firj Kkuncy% A7A

f"ko dh ek;k l ekfgr gku d dkj.k e> dey d vfrfjDr vkj fdlh Hkh oLr dk Kku ugh FkkA ml le; e bruk Kkughu Fkk fd e> viu ng dk mRiUu djuoky firk dk Hkh Kku ugh FkkA7A

''شیو کے فریب سے موہت ہونے کی وجہ سے مجھے کمل کے پھول کے علاوہ کسی چیز کا علم نہ تھا۔''(۷)

● dL; dk·g ok –r vk;kr% fd dk; r enh;deA i=k·geRiUu% duo fuferk·/kuk A8A

bl idkj e l"k; l xLr Fkk fd e dku g\ e> fdlu cuk;k g] e dgk l vk;k g vkj ejk D;k dk; g\ e fdldk i= g\ AA8AA

''اس وقت میں اتنا لاعلم تھا کہ مجھے اپنے جسم کو پیدا کرنے والے کا علم نہ تھا۔

میں کئی طرح کے گمان میں گرفتار تھا کہ میں کون ہوں ، مجھے کس نے بنایا ہے۔ میں کہاں سے آیا ہوں، میرے فرائض کیا ہیں اور میں کس کی اولاد ہوں۔''(۸)

● ekgek;kfe bfr l"k;ekiUu cf)ek lei|rA fdeFk ekgek;kfe rTKku ldj [ky A9A

bl idkj d l"k; e iM g, e> cf) mRiUu gbl fd e fdl fy, ekg e iMk g] bldk Kku rk lyHk gAA9AA

''میرا ذہن اس طرح کے شک وشبہات میں مبتلا تھا۔ پھر میں نے سوچا کہ میں شک میں کیوں پڑا رہوں؟ اس کا علم حاصل کرنا تو آسان ہے۔''(۹)

● p l o eRdrk p l o ,rRdeyi'iL; i=kjkgLFky á/k%A r= Hkfo';fr u l"k;% A10A

bl dey d l= rFkk i’i dk mRiUu djuokyk dey dk ey rk uhp gh g] vr% e> mRiUu djuokyk Hkh bl dey d eyHkkx e vo”; fLFkr gkxk] ble lUng ughA10A

’’ اس کمل کے پتّوں اور پھولوں کو اگانے والی طاقت تو نیچے ہے۔ میرا پیدا کرنے والا ضرور وہاں نیچے ہوگا۔‘‘(۱۰)

- bfr cf) lekLFkk; deyknojkg;uA uky uky xrLr= o’kk.kk “krd eu!A11A

,lk fopkjdj e dey d ,d&,d uky idM g, uhp mrju yxkA bl idkj e> lk o’k 0;rhr gk x;A11A

’’اس طرح سوچ کر آئے بزرگ میں سوسال نیچے کی طرف سفر کرتا رہا۔‘‘(۱۱)

- u yC/k r e;k r= deykLFkkueRreeA l”k; p iu% ikIr% dey xUreRld% A12A

fdUr rc Hkh e> dgh ml deyuky d ey dk irk ugh yxkA rc e iu% lUng e iMdj ml deyuky l Åij ykVu dk fopkj dju yxkAA12AA

’’جب مجھے گہرائی میں کمل کی ابتداء کا پتہ نہیں چلا تو میں پھر شک وشبہ میں مبتلا ہو کر اوپر کی طرف کمل کے آخری سرے کو تلاش کرنے کے لئے سوچنے لگا۔‘‘(۱۲)

- vk:jkgk·Fk dey ukyekx.k o eu!A dMey deyL;kFk yC/kokUu foekfgr% A13A

g ukjn eu! e iu% mlh uky d lgkj Åij dh vkj vku yxk fdUr ekfgr gku d dkj.k e deydMey dk Hkh ikIr u dj ldkA13A

’’میں سوسال تک اوپر چڑھتا رہا مگر موہت ہونے کی وجہ سے مجھے کمل کا اُپری سِرا نہ ملا۔‘‘(۱۳)

- ukyekx.k Hkerk xr o’kxr iu%A {k.kek= rnk r= rrfLr’Bu foekfgr% A14A

bl idkj ukyekx l Hke.k djr g, e> iu% lk o’k 0;rhr gk x;A rc e ekfgr gkdj ,d {k.k d fy, ogh fLFkr gk x;kA14A

’’اس طرح کمل کے تنے کو پکڑ کر چلتے ہوئے مجھے سو سال ہو گئے۔ پھر میں موہت ہو کر ایک پل کے لئے وہیں رک گیا۔‘‘(۱۴)

- rnk ok.kh leRiUuk rifr ijek “kHkkA f”koPN;k·ijk 0;kEuk ekgfo/ofluh eu!A15A

ml le; ijedY;k.kdkfj.kh vkdk”kok.kh gbZ fd g cãu! re ri djkA g egkeu! ml vkdk”kok.kh dk ludj ejk ekg u’V gk x;kAA15AA

’’اس وقت سب کا بھلا کرنے والی آسمانی آواز سنائی دی کہ’’ آپ مراقبہ کیجیے‘‘۔ جسے سن کر میرے ذہن سے شک دور ہو گیا۔‘‘(۱۵)

- rPNRok 0;keopu }kn”kkCn i;Rur%A iuLrlr rik ?kkj n’V Lotud rnk A16A

rnuUrj ml vkdk”kok.kh dk ludj firk d n”ku dh ykylk l eu ckjg o’k i;Ur ?kkj ri fd;kA16A

''اس کے بعد اس آسمانی آواز کوسن کر اپنے پیدا کرنے والے کو جاننے کے شوق میں میں نے ۱۲ سال مراقبہ کیا۔''(۱۶)

برھما کی سزا کا بیان:

● l l tk·Fk egkno% i:'k dfTpnöreA Hkjok[; Hkoke/;kn cãnift?kkl;k A1A

ufUndÜoj cky&fQj nokf/kno egknoth u cãk d ?ke.M dk pj dju d fy, viu Hkkgk e/; Hkkx l ,d v~r egkHk;kud Hkjo i:'k dh lf'V dhAA1AA

''ایک بار برہما سے کچھ غلطی ہوگئی۔ان کے غرور کو دور کرنے کے لئے شنکر جی نے اپنے ماتھے کے درمیان سے ایک بھیانک بھئیر و راکشش کو پیدا کیا۔''(۱)

● l o rnk r= ifr i.kE; f"koeÔ.kA fd dk; djok.;= "kh?kekKki; iHkk! A2A

ml i:'k u ml ;)&LFky e viu Lokeh f"koth dk ueLdkj dj dgk&g iHkk! e dku lk dk; d:A "kh?k gh vkKk inku dhft,A2A

''بھئیر و نے اپنے مالک کو سلام کرکے پوچھا کہ اے آقا میں کیا کام کروں؟ جلدی حکم کریں۔''(۲)

● oRl ;k·; fof/k% lk{kkTtxrkek|noreA uuep; [kMxu frXeu tolk ije A3A

f"koth cky&;g cãk tk bl txr dk lk{kkr nork g] mldh bl yiyikrh gb ryokj d rh{.k /kkj l itk djkA3A

''شنکر جی نے کہا، بھئیر و یہ برہما ہیں۔اس کائنات کے پہلے دیوتا۔ان کی تم اپنے تیز دھار والی تلوار سے پوجا کرو۔''(۳)

● l o xghRoddj.k d"k rRi"pe nlrelR;Hkk'k.ke A fNRok f"kjkL;L; fugUre|r% idEi;u [kMxefrLQV dj%A4A

;g lur gh Hkjo u ,d gkFk l cãk dk d"k idM mudk vlR; Hkk'kh ikpok f"kj dkV dj viuh QMdrh gb ryokj l mud vkj f"kjk dk dkVuk pkgkAA4AA

''یہ سنتے ہی بھئیر و نے ایک ہاتھ سے برہما کے مغرور پانچویں سرے کے بال پکڑ کر اوپر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی تلوار سے گردن کاٹ دی۔اور اپنی پھڑ پھڑاتی تلوار سے دوسرے سروں کو بھی کاٹنا چاہا۔''(۴)

● firk rokRl'V&foHk'k.kkEcj&L=xRrjh;keyd"klfgr%A iokrjEHko yro pÙty% iikr o HkjoiknikDMt A5A

rc cãk Hk'k.k] oL=] ekyk rFkk mRrjh; dk R;kx dj fc[kj g, d"kk l ok; d >kd }kjk dy rFkk yrk d leku Fkj&Fkj dkir g, Hkjo d pj.kk ij fxj iM A5A

''تب برہما بکھرے ہوئے زیورات ، بے ترتیب کپڑے اور تاج اور تیز ہوا میں بکھرے ہوئے پتوں کی طرح کانپتے ہوئے برہما بھئیر و کے قدموں میں گر پڑے۔''(۵)

۱۶۔ وشنو اور تلسی کی کہانی

اس باب میں دعوتی نقطۂ نظر سے ایک داعی کے لئے اہم معلومات ہے۔

وشنو کی خصلت کا بیان:

- vUrLrek cfg% lRRofL=txRikydk gfj% A59A vUr% lRRoLrekckáfL=txYy;Ñ) j%A60A vUrcfgjtÜpo f=txRlf'VÑf) f/k%A ,o x.kkfL=no'k x.kfHkUu% f"ko% Ler%A61A

rhuk txr d ikyudRRkk fo'.k vUr%dj.k l rekx.kh ,o ckgj l lRox.koky gA59A Hkhrj l lRox.k lEiUu ,o ckgj l rekx.k l lEiUu ykdk dk y; djuoky egkno gA60A vkj rhuk ykdk dh lf'V djuoky ; cãno ckgj rFkk Hkhrj l jtkx.k l ;Dr gA bl idkj rhuk nok e x.kk dh lRrk fo|eku jgrh g] fdUr lnkf"ko loFkk x.kk l ij gA61A

- تینوں عالم کے محافظ وشنو کی خصلت اندر سے تامسِک اور باہر سے ساتوِک ہے۔ شنکر کی خصلت اندر سے ساتوِک اور باہر سے تامسِک ہے۔ اور برہما جنھوں نے تینوں عالم کی تخلیق کی ہے وہ اندر اور باہر سے راجس خصلت کے ہیں۔
- لغت میں ساتوِک کا مفہوم ہے۔RIGHTEOUS، صالح، نیک۔

تمس کا مفہوم ہے اندھیرا۔ آیوروید میں تامسِک کھانے کا مفہوم ہے۔ سوکھا، پرانا، بدبودار، سستی اور کاہلی پیدا کرنے والا کھانا۔ تمس لفظ مجرمانہ خصلت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ان سب مفہوم سے آپ تامسِک خصلت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

- راجس خصلت کا مفہوم ہے، کسی کام کے مسلسل کرنے کا جذبہ، حوصلہ Enthusiasm۔ ان سب مفہوم سے آپ راجس خصلت کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔

وشنو اور راکشس کی کہانی:

- سنکھچوڑ ایک راکشس تھا۔ جس کی عبادت سے خوش ہوکر وشنو نے اسے اپنا ذرہ (کوچ ۔۔) (جنگ کے دوران پہنے جانے والا لوہے کا کپڑا) دے دیا تھا۔ جسے پہننے کے بعد اس پر ہتھیار اثر نہ کرتے۔ سنکھچوڑ کے ساتھ ایک دعا (وردان) تھی کہ جب تک اس کی بیوی تلسی باعصمت رہے گی تب تک سنکھچوڑ کو نہ موت آئے گی اور نہ وہ بوڑھا ہوگا۔

وشنو نے دھوکا سے کس طرح سنکھچوڑ سے وہ ذرہ واپس لے لیا اور کسی طرح تلسی کی عصمت کو تار تار کیا اس کی کہانی مندرجہ ذیل ہے۔

- o) ckká.ko'k.k fo'.kek;kfouk oj%A "kM[kpMkid.B

p xRokokp l r rnkA15A
mudh vkKk l ek;k tkuu okyk e loJ'B fo'.k]
o)ckã.k dk :i cukdj "k[kpM d ikl tkdj
ckyA15A

● جادو جاننے والوں میں سب سے ماہر وشنو نے
بوڑھے برہمن کی شکل اختیار کیا اور سنکھچوڑ کے پاس
جا کر بولے۔

nfg fHk{kk nkuoUn! eá iklrk; lkEire A16A ●
g nkuoUn! e fHk{kk d fy, rEgkj ikl vk;k g
re e> fHk{kk inku djkA16A

"اے راکشسوں کے بادشاہ! میں کچھ صدقہ پانے
کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔"

unkuh dFkf;';kfe idV nhuoRlye A i"pkRok ●
dFkf;';kfe iu lR; dfj';flA17A
;|fi re nhun;ky gk] fdUr e bl le; ml
Li'V ugh dgxk] ifrKk dju d ckn e rel
dgxk rc ml ndj re viuh ifrKk lR;
djukA17A

"اے لوگوں کی ضرورت پوری کرنے والے بادشاہ
میں اس وقت تک صدقہ میں مجھے کیا چاہئے یہ نہ
بتاؤں گا جب تک تم مجھ سے وعدہ نہ کرو کہ تم وہ مانگی
ہوئی چیز مجھے ضرور دو گے۔"

vkfeR;okp jktUn i lUuonu{k.kA dopkFkh ●
tuÜpk·gfeR;okpfr lPNykr A18A
jktk u cMh ilUurk l nu dh ifrKk dhA rc
o) ckã.k u Ny l dgk fd] e vkidk dop
pkgrk gA18A

● "بادشاہ نے بڑی خوشی سے دینے کا وعدہ کیا۔ تب
بوڑھے برہمن نے دھوکہ بازی کے ساتھ کہا کہ مجھے
تمہارا کوچ (dop) چاہئے۔"

rPNRok nkuoUnk·lk cá.;% lR;okx foHkA rÌnk ●
dop fn0; foik; ik.klEere A19A
nkuoUn ckã.k&HkDr rFkk lR;Hkk'kh rk Fkk gh] mlu
ik.kk d leku viuk l;kjk dop cãk.k dk n
fn;kA19A

● "راکشس کا بادشاہ جو کہ صالح اور برہمنوں کا خیر
خواہ تھا اس نے اپنی جان سے زیادہ عزیز کوچ کو برہمن
(وشنو) کو دے دیا۔"

ek;;;RFk r dop rLekTtxkg o gfj%A ●
"k[kpMo/kkFkk; "ky txkg iToyr A20A
bl idkj fo'.k ek;k l dop y yu d vuUrj
"k[kpM dk :i /kkj.k dj rylh d ikl x;A20A

● "اس طرح دھوکہ بازی سے وشنو نے سنکھچوڑ سے
طلسماتی کوچ لے لیا۔ پھر وہ سنکھچوڑ کی شکل بنا کر تلسی
کے پاس گئے۔"

وشنو اور تلسی کی کہانی:

● جب وشنو تلسی کے پاس اس کے شوہر کی شکل میں
گئے تو وہ بہت خوش ہوئی۔ اس نے جنگ کے بارے میں
پوچھا تو وشنو نے جھوٹ کہا کہ میں (سنکھچوڑ) جنگ
جیت کر واپس آ رہا ہوں اس کے بعد کا واقعہ مندرجہ ذیل
ہے۔

● bR;Drok txrk ukFk% "k;u p pdkj gA je
jekifrLr= je;k l r;k enk A28A

luRdekj cky&bl idkj txRifr jekukFk u ryl h d lkFk "k;u fd;k vkj ije ilUurk l mld lkFk fogkj Hkh fd;kA28A

”اس کے بعد عالم کے بادشاہ (ویشنو) تلسی کے بستر پر لیٹ گئے۔ اور پھر تلسی کے ساتھ مباشرت کی۔“

● lk lk/oh l[kl EHkkokd'k.kL; 0;frØekr A lo
ford;kekl dLRoeoR;okp lk A29A

fdUr ml lk/oh u jfrdky e vkd'k.k dk 0;frØe n[k rd }kjk lkjh ckr tku yh vkj cksyh] r dku g\ A29A

”تلسی نے اس عمل میں ہونے والی لذت کی کمی اور غیر مانوس عادت کی وجہ سے بھانپ لیا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو؟“

● dk ok Ro on ekek"k HkDrk·g ek; ;k Ro;kA
njhÑr ;Rl rhRoeFk Rok o "kikE;ge A30A

ryl h ckyh&re "kh?k cyk dku gk\ reu diV l ej lkFk lHkkx fd;k vkj ej lrhRo dk u'V fd;k] vr% e vHkh redk "kki nrh gA30A

”تلسی نے کہا کہ تم کون ہو فوراً بتاؤ۔ تم نے دھوکے سے میرے ساتھ مباشرت کیا اور میری عصمت کو برباد کیا ہے۔ اس لئے میں ابھی تمہیں بددعا دیتی ہوں۔“

● ryl hopu JRok gfj% "kkiHk;u pA n/kkj yhy;k
cãu! Loefr leukgjke A31A

luRdekjth cky&g 0;kl! ryl h d opu ludj "kki d Hk; l fo'.k u vR;Ur eukgj efr /kkj.k dj yhA31A

اے ویاس! تلسی کی بات سن کر بددعا سے ویشنو ڈر گئے۔ اور اپنی اصل شکل اختیار کی۔

۱۷۔آسمانی آواز کا تعارف

(داعی مدعو سے ایسا کہے کہ)

● قرآن شریف سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۔۱۱ اور بائبل، (Exodus-3) میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے (Sinai) سینا پہاڑ کے قریب آگ کی روشنی کو دیکھا تو وہ وہاں آگ لینے گئے۔ جب آپ روشنی کے قریب پہنچے تو آپ کو صرف آواز سنائی دی۔ وہ آواز کہہ رہی تھی کہ میں تمہارا خدا ہوں اور تم اس وقت طویٰ کے مقدس زمین پر ہو اس لئے اپنے جوتے اتار دو اور میں نے تم کو بنی اسرائیل کا پیغمبر چنا ہے۔

تو آکاش وانی یا آسمانی آواز یہ خدا کی آواز ہے۔

● بھاگوت گیتا میں خدا کی عظمت کا بیان مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔

''شری کرشن جی نے کہا

vfoukf"k r rr fof) ;u loe bne rreA
fouk"ke v0; ;L; vL; u dfÜpr dre vgfr
AA2&17AA

لیکن¼r½، (تم) اُس (خدا) کو¼rr½لافانی
¼vfoukf"k½ سمجھو ½ (¼fof، جس کے ذریعے¼;u½
اس¼bne½ تمام (کائنات)¼loe½ کا پھیلاؤ ہے۔
¼rre½ اُس½;vL¼لافانی (خدا کو)½;L; ;v0¼ ختم کرنے کی طاقت¼vgfr½ کسی میں بھی¼dfÜpr½ نہیں ہے۔¼u½

لیکن، (تم) اُس (خدا) کو لافانی سمجھو، جس کے ذریعے اس تمام (کائنات) کا پھیلاؤ ہے۔ اُس لافانی (خدا کو) ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔''

(۲:۱۷یعنی ادھیائے ۲، شلوک نمبر ۱۷)

نوٹ: مندرجہ بالا شلوک کا ہم نے لفظ بہ لفظ ترجمہ پیش کیا ہے۔ مگر اس کتاب کو مختصر رکھنے کے لئے اب ہم صرف پورے شلوک کا ترجمہ لکھیں گے۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ آپ ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب کی کتاب ''بھگوت گیتا ،قرآن کی روشنی میں'' میں دیکھ سکتے ہیں۔

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

r'kke Kkuh fuR;&;ä% ,d Òfä% fof"k';rA fÁ;% fg
Kkfuu% vR;Fke vge l p ee fÁ;% AA7&17AA

ان چاروں میں جو عالم صبر کے ساتھ ایک خدا کی عبادت میں لگا رہتا ہے وہ نسب سے افضل ہے۔ کیوں کہ اس عالم کو میں سب سے زیادہ پیارا ہوں اور وہ (بھی) مجھے (سب سے زیادہ) پیارا ہے۔ (۷:۱۷)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

r'kke Kkuh fuR;&;ä% ,d Òfä% fof"k';rA fÁ;% fg
Kkfuu% vR;Fke vge l p ee fÁ;% AA7&17AA

ان (چاروں) میں جو عالم صبر کے ساتھ ایک خدا کی

عبادت میں لگا رہتا ہے۔ وہ سب سے افضل ہے۔ کیوں کہ اس عالم کو میں سب سے زیادہ پیارہ ہوں اور وہ (بھی) مجھے (سب سے زیادہ) پیارا ہے۔(۷:۱۷)

● fnfo l; lgL=L; Hkor ;xir mfRFkrk A ;fn
ln"kh lk L;kr Hkkl% rL; egkReu% AA11&12AAHkk%

(اسی وقت ارجن نے خدا کی تجلّی کو بھی دیکھا وہ ایسی تھی کہ) اگر آسمان میں ہزاروں سورج ایک ساتھ نکلیں (تو بھی ان کی) روشنی اس عظیم ہستی کی یعنی خدا کی تجلّی کے برابر (روشنی) نہ ہو پائے۔ (۱۱:۱۲)

● ارجُن نے خدا کی تعریف میں کہا کہ (اے خدا میں)

vukfn e/; vUre vuUr oh;e vuUr ckge "kf"k
l; u=e A
i";kfe Roke nhlr grk"k&oD=e Lo&rt lk foÜoe
bne riUre AA11&19AA

''(آپ کو) بغیر شروعات و پیدائش کے بغیر درمیان اور بغیر خاتمے و موت کے (دیکھ رہا ہوں۔) آپ لامحدود قدرت والے ہیں۔ آپ (کی قدرت) کے نا ختم ہونے والے (لامحدود) بازو ہیں۔ چاند (اور) سورج آنکھیں ہیں۔ آپ (کی قدرت) کے منہ سے بھڑکتی ہوئی آگ نکلتے دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی اپنی تجلّی سے اس ساری کائنات کو سرگرم (دیکھ رہا ہوں۔)'' (۱۱:۱۹)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

cguke tUeuke vUr Kku&oku eke Ái|r A okIno%
loe bfr l% egk&vkRek l&nYkÒ% AA7&19AA

gd©BVg: _hm-Anẗ_ngwXb/©: &&19&&

''اس طرح موت تک تمام (اعمال) کو (صرف) میرے سہارے پر کرنے والے واسودیو (کرشن) کے جیسا عظیم انسان، بہت سارے پیدا ہونے والے انسانوں اور علماء دین (میں سے کوئی ایک) مشکل سے ہوتا ہے۔'' (۷:۱۹)

(یعنی آسمانی آواز یا خدا اتنا عظیم ہے کہ شری کرشن بھی اسی ایک خدا کے سہارے زندگی گزارتے تھے۔)

خلاصہ:

(۱) خدا لافانی ہے۔(۷:۱۷)

(۲) خدا ایک ہے۔(۷:۱۷)

(۳) خدا کا نور ہزاروں سورج سے زیادہ ہے۔ (۱۱:۱۲)

(۴) خدا پیدا ہونے اور موت آنے سے بالا تر۔(۱۱:۱۹)

(۵) خدا اتنا عظیم ہے کہ شری کرشن جیسے دنیا کے عظیم انسان بھی اُس ایک خدا کے سہارے زندگی گزارتے ہیں۔(۷:۱۹)

۱۸۔دکش کے واقعے کا تجزیہ

● داعی مدعو سے ایسا کہے۔

جس وقت ستی دیوی نے اپنا جسم روحانی آگ میں جلایا تھا اس وقت آسمانی آواز نے ان الفاظ میں شنکر جی اور ستی دیوی کی تعریف کی تھی۔

txfRirk f"ko% "kfätxUrk p lkIrhA lRÑr© u Ro;k e<! dFk J;¨ Òfo';fr A25A

f"koijk.k] #æ lfgrk] lrh [k.M&2] v/;k;&31] it u&409] "Yk¨d&25

شیو اور ستی اس دنیا کے ماں باپ ہیں۔اے بے وقوف دکش! تو نے ان کی عزت نہیں کی۔اب کس طرح تیرا بھلا ہوگا؟

● ان الفاظ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ الفاظ شنکر جی کے نہ تھے۔ اور نہ یہ الفاظ دُرگا دیوی (شکتی) کے تھے۔ کیوں کے اگر ان دونوں میں سے کسی کے بھی یہ الفاظ ہوتے تو اوپر بیان کئے گئے شلوک میں ''ہم'' لفظ آتا۔یعنی ''ہم'' اس دنیا کے ماں باپ ہیں۔مگر یہ لفظ اس شلوک میں نہیں ہے۔

● آسمانی آواز نے ان الفاظ میں برہما اور ویشنو کو مخاطب کیا تھا۔

''اے برہما اور ویشنو اور تمام دیوتا تم سب اس پوجا کی جگہ سے دور چلے جاؤ ورنہ تم سب ابھی جل جاؤ گے یا برباد ہو جاؤ گے''۔یعنی یہ آسمانی آواز ہی سب سے عظیم اور طاقتور ہے۔

داعی مدعو سے کہے کہ آپ اس واقع پر غور کیجئے گہرائی سے سوچئے اور تجزیہ کیجئے۔لوگ کہتے ہیں کہ برہما، ویشنو اور مہیش یہ خدا کے تین نام ہے اور تینوں مل کر ایک خدا بنتا ہے۔یا یہ تینوں صرف ایک خدا کے تین الگ الگ نام ہیں۔مگر اس کتاب میں بیان کیئے گئے تینوں کے تعارف سے اور اس دکش کے واقع سے آپ سمجھ سکتے کے ہیں کہ برہما، ویشنو اور مہیش (شنکر جی) یہ تینوں الگ الگ ہستی ہیں۔اور آسمانی آواز یا خدا یہ ایک الگ ہستی ہے۔تینوں مل کر ایک آسمانی آواز یا خدا یا ایشور نہیں بن جاتے ہیں۔ بلکے بھگوت گیتا میں کہا گیا ہے کہ ایشور ایک ہی ہے وہ سب سے عظیم ہے اور وہ ہی سب کو پیدا کرتا ہے۔ سب کو پالتا ہے اور سب کو مارتا ہے۔اور یہ تینوں کام کرنے کے لئے اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اور سارے دیوتا بھی اُس ایک ایشور کی عبادت کرتے ہیں۔

● بھاگوت گیتا کے وہ شلوک جس میں ایک ایشور کی عظمت کا بیان ان میں سے کچھ ہم نے پچھلے مضمون میں بیان کیا ہے۔ اور کچھ شلوک جس میں خدا کے خالق ہونے کا اس کائنات کو پالنے کا اور اس کائنات کو ختم کرنے کا ذکر ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

● خدا خالق ھے:

lOHkrkfu dkUr; iÑfre ;kfUr efedke A
dYi&{k; iu% rkfu dYi&vknk fol tkfe vge
AA7AA

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ اے کنتی کے بیٹے (ارجن)! میں نے کائنات کی شروعات میں ان تمام (انسانوں) کو تخلیق کیا ہے اور کائنات کے خاتمے یعنی قیامت کے وقت میری مرضی سے خدائی قدرت کے ذریعے تمام انسان دوبارہ (اٹھائے) جائیں گے۔(۹:۷)

● Lo;e ,o vkReuk vkRekue oRFk Roe
i#'k&mÙkeA Òr&Òkou Òr&b"k no txr&ir
AA10%15AA

ارجُن نے کہا، اے خدا
بے شک آپ اپنے آپ کو ازخود جانتے ہو (کیونکہ) آپ (۱) سب سے اعلیٰ ہستی ہو (۲) تمام مخلوقات کے خالق ہو (۳) تمام مخلوقات کے رب ہو (۴) تمام دیوتاؤں یعنی فرشتوں کے حاکم ہو (۵) تمام کائنات کے بھی حاکم ہو۔(۱۰:۱۵)

خدا رزّاق ھے اور سب کو پالتا ھے:

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● e;k rre bne loe txr v0;ä&efrukA
er&LFkkfu lo&Òrkfu u p vge r'k vofLFkr%
AA9&4AA

میری نہ دکھائی دینے والی مورتی، (جسم یا شکل) کے ذریعے، اس ساری دنیا کا پھیلاؤ ہے۔ تمام مخلوقات مجھ سے قائم ہیں اور مَیں ان سے قائم نہیں ہوں۔ (۹:۴)

● vuU;k% fpUr;Ur% eke ; tuk% i;ikl rA r'kke
fuR; vfÒ;äkuke ;¨x {¨ee ogkfe vge AA9&22AA

جو انسان کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کو خیال میں لائے بغیر مجھ (ایک خدا) کی مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں۔ ان صبر کے ساتھ عبادت میں لگے ہوئے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری میں لے کر چلتا ہوں۔(۹:۲۲)

● خدا ھی کائنات کو فنا کرے گا:

,rr ;¨fufu Òrkfu lokf.k bfr mi/kkj;A vge ÑRLuL;
txr% ÁÒo% ÁYk;% rFkk AA7&6AA

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ
اسی طرح ان دونوں یعنی دنیا اور آخرت پر تمام انسانی نسلوں کی (کامیابی اور ناکامی کا) انحصار بھی ہے اور میں اکیلا دنیا کی ابتدا اور اس کی قیامت کرنے والا ہوں۔(۷:۶)

i#'k% l% ij% ikFk ÒDR;k YkH;% r vuU;;kA ;L;
vUr%&LFkkfu Òrkfu ;u loe bne rre AA8&22AA

اے پارتھ! وہ خدا، انسان ہونے سے پرے ہے لیکن کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کے بغیر اس کی عبادت کرنے سے ہی اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (یہ وہ خدا ہے) جس کے ذریعے تمام (مخلوقات) یہ پھیلاؤ ہے اور جس کے ذریعے مخلوقات کے خاتمے یعنی قیامت کا قائم ہونا ہے۔(۸:۲۲)

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۸ پر)

۱۹۔بھگوت گیتا میں مورتی پوجا کی ممانیت

داعی مدعو کو مورتی پوجا کی ممانعت بھاگوت گیتا کی تعلیم کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔اس بارے میں کچھ شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

dke% r% r% âr Kkuk% ii|Ur vU; nork% A re
re fu;ee vkLFkk; iÑR;k fu;rk% Lo;k AA20AA

خواہش پرستی کی وجہ سے (بہت سارے لوگ) خدائی علم سے گمراہ ہو جاتے ہیں اور پھر خدائی قدرت (واختیارات) کو قابو میں کرکے یا اپنے ہاتھ میں لے کر، (اپنی الگ الگ خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک خدا کو چھوڑ کر) دوسرے جن جن دیوتاؤں کا سہارا لیتے ہیں، اُن اُن (دیوتاؤں کا) اپنے آپ (خود ساختہ) قوانین بنا کر، (ان کی) پیروی واطاعت کرنے لگتے ہیں۔(۷:۲۰)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

;% ;% ;ke ;ke rue J);k vfpre bPNfr A rL;
rL; vpyke J)ke rke ,o fon/kkfe vge
AA21AA

جو بندہ جس جس مخلوق یا دیوتا پر ایمان رکھ کر، اُس کی عبادت کی خواہش اور گمان ظاہر کرتا ہے، میں (خدا) بلاشبہ، اُس کے اُس اُس (گمان کے مطابق اس دیوتا پر) ہی اس کے ایمان کو اور مضبوطی سے قائم کر دیتا ہوں۔(۷:۲۱)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

l% r;k J);k ;Dr% rL; vkjk/kue bgr A yHkr p
rr% dkeku e;k ,o fofgrku fg rku AA22AA

● وہ اُس (دیوتا) پر ایمان رکھ کر، اُس میں اپنے شعور اور گمان کو لگا کر (اس دیوتا کی) عبادت شروع کرکے، اُس سے (اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی) توقع کرتا ہے، تو بےشک دیوتا سے مانگی ہوئی ہر چیز حاصل کر لیتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس (دیوتا) سے خواہش کی گئی چیزیں میرے ذریعے ہی اُس کو دی جاتی ہیں۔(۷:۲۲)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

vUr&or r QYke r'kke rr Òofr vYi&e/klkeA noku
no&;t% ;kfUr er ÒDR;k ;kfUr eke vfi AA23AA

<u>لیکن یہ بھی سچ ہے کہ دیوتاؤں کی خوشنودی کا عمل کرکے ان کی عبادت کرنے والے، (مرنے کے بعد) دیوتاؤں کے پاس جائیں گے اور ان کم عقل</u>

والے **لوگوں** کا اجر اُن کی بربادی ہوگی

(اور) میری (خدا) عبادت کرنے والے (مرنے کے بعد جنّت میں) میرے پاس ہی آئیں گے۔ **(۷:۲۳)**

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

v0;äe 0;fäe vki«ke eU;r eke vc) ;%A ije Òkoe vtkuUr% ee v0;;e vuÙkee AA24AA

● میری سب سے اعلیٰ اور نہ تبدیل ہونے والی اور نہ ختم ہونے والی فطرت کو نہ جان کر، بے عقل لوگ مجھ نہ دکھائی دینے والے کو، دکھائی دینے والی، اور غلطی کرنے والی مخلوق یا انسان مانتے ہیں۔ **(۷:۲۴)**

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

u vge Ádk"k% loL; ;¨x&ek;k lekor%A e<% v;e u vfÒtkukfr Yk¨d% eke vte v0;;e AA25AA

بے وقوف لوگ یہ نہیں جانتے کہ (میرا) نہ دکھائی دینا یا چھپا ہوا ہونا (انسانوں کا) امتحان لینے سے تعلق رکھتا ہے اور میں ہر ایک کو اپنی تجلّی بھی نہیں (دکھاتا) (اور یہ لوگ) مجھ کو دنیا میں نہ پیدا ہونے والا اور لافانی بھی (نہیں مانتے) **(۷:۲۵)**

votkufUr eke e<k% eku'khe rue vkfJreA ije Hkkoe vtkuUr% ee Hkr egk&b"oje AA11AA

● مجھ کو تمام مخلوقات کا عظیم حاکم اور سب سے اعلیٰ خالق نہ مان کر، بیوقوف لوگ مجھے انسان کی طرح جسم رکھنے والی مخلوق مان کر (میری) پناہ میں آتے ہیں یا میری عبادت کرتے ہیں۔(۹:۱۱)

(یعنی ایک عظیم خدا کو کسی شکل میں تصور کرنا بھی نادانی ہے۔)

● lo&/keku ifjR;T; eke ,de "kj.ke otk vge A Roke lo ikiH;% e¨{kf;';kfe ek "kp% AA18&66AA

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

تمام (خداؤں) کی عبادت کو چھوڑ کر مجھ ایک (خدا) کی پناہ میں آجاؤ۔ (بہت سارے خداؤں کو چھوڑتے وقت) غم و فکر مت کرو، (کیونکہ) میں تم کو تمام (پچھلے) گناہوں سے آزاد کردوں گا۔(۱۸:۶۶)

(بقیہ صفہ نمبر ۴۶ سے)

● یعنی ایک خدا ہی سب کو پیدا کرتا ہے۔ اسے مخلوقات کو پیدا کرنے کے لئے برہما کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ایک خدا ہی سب کو پالتا ہے۔ اسے ساری مخلوقات کو پالنے کے لئے اُسے ویشنو کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک خدا کے حکم سے قیامت آئے گی اور پھر قیامت میں وہی سب کو زندہ کرے گا۔ لوگوں کو مارنے یا اس دنیا کو فنا کرکے قیامت لانے کے لئے خدا کو مہیش یا شنکر جی کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک خدا ہی سب سے عظیم ہے اور صرف اسی ایک خدا کی عبادت کرنی چاہیئے۔

۲۰۔خدا کی عبادت کیسے کریں؟

قرآن شریف کی آیت کا مفہوم اس طرح ہے

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں ۔ اور ہم کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھیں۔ اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا کے فرمابردار ہیں۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴)

یعنی کم از کم ہم دوسروں کو ایک خدا کی عبادت کے لئے تو ضرور راضی کریں۔ اگر لوگ ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں تو خدا ضرور انھیں ہدایت دے گا۔

داعی مدعو کو ایک خدا کی عبادت کا طریقہ پہلے ان کی اپنی کتاب کے ذریعے سمجھا سکتا ہے۔ ایک خدا کی عبادت کے بارے میں شری رام جی کی نصیحت اور بھگوت گیتا کے کچھ شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔

شری رام جی کی تعلیم:

- چودہ سال کے ون واس (جنگل میں زندگی گزارنے کے وقفہ) میں ہنومان جی نے شری رام جی سے پوچھا کہ میں خدا کی عبادت کیسے کروں ۔تو شری رام جی نے کہا

- iFke% rkjkd% p;okfnfr; nM eP;r rhr;
dMykAdkje prFk v) pUnd ip fcUn l;Dr
vkme feR;T;krh :idA
¼Jh jke rRoker½

iFke پہلے خدا کے سامنے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ ffnfr; پھر سجدہ کرو۔ ;rhr پھر بیٹھ جاؤ۔prFk پھر چاند کی طرح خدا کے سامنے جھک جاؤ۔ip پھر سیدھے بیٹھ جاؤ اور اس کی یاد میں دل لگاؤ۔ (شری رام تتوا امریت)

ایک خدا کی عبادت کے فائدے:

- شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

vfi pr l&njkpkj% Hktr eke vuU;&Hkkd A lk/k% ,o
l% eUrO;% lE;d O;ofLr% fg l% AA9&30AA

اگر کوئی انتہائی گنہگار شخص بھی کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کئے بغیر مجھ پر ایمان لے آتا ہے (تو) بلاشبہ اسے نیک انسان ماننا چاہئے کیوں کہ حقیقت میں وہ مکمل (اور صحیح) ایمان وعقیدے والا ہے۔(۹:۳۰)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

f{kie Hkofr /ke&vkRek "kÜor&"kkfUre fuxPNfrA dkUr; ifrtkuhfg u e HkDr% i.k";fr AA9&31AA

(صحیح عقیدے وایمان ہونے کی وجہ سے وہ) بہت جلد خدا کے دین (قوانین) پر عمل کرنے والا انسان (بھی) بن جائے گا اور اسے (مرنے کے بعد جنّت کی) دائمی سلامتی حاصل ہوگی۔ (اسی لئے) اے کنتی کے بیٹے (ارجن)! خوب اچھی طرح جان لو کہ میری بندگی کرنے والے عابد کبھی بھی بے سکونی، بربادی، بدامنی اور تناؤ کا شکار نہیں ہوتے۔ (۹:۳۱)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

eke fg ikFk O;ikfJR; ; vfi L;% iki&;ku;% A fL=;% o";k% rFkk "knk% r vfi ;kfUr ijke xfre AA9&32AA

اے پارتھ (ارجن)! میری پناہ لینے والے یعنی میری عبادت کرنے والے جو بھی (انسان) ہوں (چاہے وہ) (۱) گنہگار کی نسل سے ہوں (۲) عورتیں ہوں (۳) کسان یا تاجر ہوں یا خدمت گار مزدور ہوں بے شک یہ سبھی (جنّت کی) سب سے اعلیٰ منزلِ حیات کو پائیں گے۔ (۹:۳۲)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

fde iu% ckã.kk% i.;k% HkDrk% jkt&_'k;% rFkk A vfuR;e vl[ke ykde bee ikl; HktLo eke AA9&33AA

پھر (۱) خدا کا علم رکھنے والے برہمنوں (۲) نیک لوگوں (۳) عابدوں اور (۴) وہ رسول جو بادشاہ ہوئے (ان لوگوں کا) کیا کہنا؟ (اسی لئے) اس ہمیشہ نہ رہنے والی سکون نہ دینے والی دنیا کو حاصل کر کے (کیا ہوگا؟) (دائمی سکون والی جنّت کو پانے کے لئے) میری عبادت میں لگ جاؤ۔ (۹:۳۳)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

er&euk% Hko er HkDr% er ;kth eke ueLd: A eke ,o ,';fl ;DRok ,oe vkRekue er&ijk;.k% AA9&34AA

(۱) مجھے اپنے من میں رکھ کر میرے غلام بن جاؤ (۲) میری خوشنودی کے لئے اعمالِ صالحہ کرو (۳) مجھ کو ہی سجدہ کرو بے شک اس طرح (۴) اپنے آپ کو عبادت میں لگا کر (۵) میرا سہارا لے کر (تم مجھے) پا لوگے۔ (۹:۳۴)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

vU; ;k% fpUr;Ur% eke ; tuk% i;ikl r A r'kke fuR; vfHk;Drkuke ;kx {kee ogkfe vge AA9&22AA

جو انسان، کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کو خیال میں لائے

بغیر، مجھ (ایک خدا) کی مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں۔ ان صبر کے ساتھ عبادت میں لگے ہوئے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی اور ان کے جان اور مال کی حفاظت کی ذمہ داری میں لیکر چلتا ہوں۔(۹:۲۲)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

lo&/keku ifjR;T; eke ,de “kj.ke ot A vge Roke lo ikiH;% ek{kf;’;kfe ek “kp% AA18&66AA

تمام (خداؤں) کی عبادات کو چھوڑ کر مجھ ایک (خدا) کی پناہ میں آجاؤ۔ (بہت سارے خداؤں کو چھوڑتے وقت) غم وفکر مت کرو (کیونکہ) میں تم کو پچھلے گناہوں سے آزاد کردوں گا۔(۱۸:۶۶)

ایک خدا کی عبادت کرنا یہی مُکتی کا راستہ ہے۔

بھاگوت گیتا کے مطابق عبادت کا طریقہ:

●

;kxh ;Tthr lrre vkRekue jgfl fLFkr% A ,dkdh ;r&fpRr&vkRek fujk”kh% vifjxg% AA6&10AA

عابد کو چاہیئے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت یعنی ایک خدا میں یکسوی کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو پرسکون مقام پر لے جائے اور تنہائی و یکسوئی والی جگہ میں قیام کرکے اپنے آپ کو (خالق و حاکم اور) مالک نہ مان کرکسی اورمخلوق کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنے ذہن اورشعور کوخدا کی یاد میں لگائے۔(۶:۱۰)

●

“kpk n”k ifr’Bkl; fLFkje vklue vkReu% A u vfr mfPNre u vfr uhpe py&vftu d”k mRrje AA6&11AA

پاک زمین جو نہ بہت زیادہ اونچی ہو اور نہ بہت زیادہ نیچی ہو(اس پر) گھاس یا پتلا ملائم کپڑا یا ہرن کی کھال بچھا کر اپنے آپ کو مضبوطی سے قائم کرکے بیٹھ جائے۔(۶:۱۱)

●

r= ,d&vxe eu% ÑRok ;r&fpRr bfUn; fØ;% A mifo”; vklu ;Ttkr ;kxe vkRe fo”k) ; AA6&12AA

اس نشت پر بیٹھ کر من کی خواہشات اور اعمال کو قابو میں کرکے ذہن میں (صرف اور صرف) ایک سب سے اعلیٰ خدا کو (رکھتے ہوئے) خدا کی خشنودی کے لئے اور نفس کو (فحش اور منکر سے) پاک کرنے کے لئے عبادت کرے۔(۶:۱۲)

●

lee dk; f”kj% xhoe /kkj;u vpye fLFkj% A lEi{; ukfldk vxe Loe fn”k% p vuoykd;u AA6&13AA

جسم سر اور گردن کو سیدھا رکھ کر ذہن کو کسی (مخلوق کی

طرف) نہ بھٹکا کر ایک خدا کی یاد کو قائم رکھتے
ہوئے کسی بھی سمت میں نہ دیکھتے ہوئے اپنی ناک
کے اگلے حصے یعنی سجدے کی جگہ پر نظر جما کر۔
(۶:۱۳)

(یعنی بغیر مورتی کے بھی خدا کا تصور اور عبادت کی
جاسکتی ہے۔

●

i"kkUr vkRek foxr&Hkh% cãpkfj&ozr fLFkr% A eu%
l;E; er fpRr% ;Dr% vklhr er ij% AA6&14AA

نفسِ مطمئن کے ذریعے بلا خوف خدا کے مطابق
زندگی گزارنے والے کی طرح من میں خدا پر ایمان
کو قائم کرکے (اپنے آپ پر) قابو رکھتے ہوئے
مجھے ہی سب سے اعلیٰ مان کر مجھ میں ہی اپنے شعور
اور ذہن کو لگا کر بیٹھے۔ (۶:۱۴)

● شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

;Ttu ,oe lnk vkRekue ;kxh fu;r&ekul% A
"kkfUre fuok.k&ijeke er&lLFkke vf/kxPNfr
AA6&15AA

اس طرح عابد ہمیشہ از خود ذہن کو قابو میں رکھ کر وقت
کی پابندی کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے (دنیا
میں) حقیقی سکون (اور مرنے کے بعد)
میری (جنّت کے) سب سے اعلیٰ اور پرسکون مقام
کو پاتا ہے۔ (۶:۱۵)

●

;e yC/ok p vije ykHke eU;r u vf/kde rr% A
;fLeu fLFkr% u n%[ku x:.kk vfi fopkY;r !!6&22AA

(اور پھر) اس (خدا) کو حاصل کرکے (اس کے مقابلے
کسی) دوسری چیز کو اور زیادہ فائدہ مند نہیں مانتا۔ وہ
(خدا) جس (کی یاد) کو (یکسوی کے ذریعے) قائم
کرکے (وہ عابد) بڑے سے بڑے دکھوں میں بھی گمراہ
نہیں ہوتا۔ (۶:۲۲)

●

re fo|kr n%[k&l;kx fo;kxe ;kx&lfKre AA6&23AA

(اسی لئے) اس خدا کی یاد کے ساتھ جڑ کر عبادت کرنے
کو تمام دنیاوی دکھوں میں مبتلا ہونے سے نجات
جانو۔ (۶:۲۳)

●

i"kkUr eule fg ,ue ;kfxue l[ke mRree A mifr
"kkUr&jtle cã&Hkre vdYe'ke AA6&27AA

کیونکہ ایک خدا کی (عبادت کرنے والا) انسان اپنی
بدی کی صفت کو دبا کر فحش و منکر سے چھٹکارا پا لیتا ہے
(اور پھر) ایسا عابد مطمئن نفس اور اعلیٰ ترین (جنّت کے)
سکون کو حاصل کرتا ہے۔ (۶:۲۷)

۲۱۔ بھگوت گیتا میں آخرت کا بیان

● دعوت وتبلیغ کے عمل میں ہم مدعو کو تینوں عقیدوں کے صحیح کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ (۱) توحید (۲) آخرت (۳) رسالت۔

بھگوت گیتا کے ذریعے توحید کی تعلیم کس طرح دی جائے اس کا بیان ہم نے پچھلے مضامین میں پڑھا۔ اس مضمون میں آخرت کی دعوت کا ذکر ہے۔

پُنر جنم کے غلط ہونے کا ثبوت:

● بھگوت گیتا کا ایک شلوک اس طرح ہے۔

vk&cã&Òoukr Yk¨dk% iu% vkofru% vtuA eke miR; r d©r; iu%tUe u fo|r AA8&16AA

● شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ ”اے ارجن! خدا کے مقام کے اطراف میں جتنے بھی عالم ہیں وہاں بار بار (زندگی اور مرنے کا) چکر چلتا رہتا ہے۔ لیکن اے کُنتی کے بیٹے مجھ کو پانے کے بعد بار بار پیدائش نہیں ہوتی۔“ (۸:۱۶)

اس بار بار کے پیدائش کے بارے میں لوگوں کا ایسا یقین ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی سزا اسی زمین پر پانے کے لئے وہ پھر سے اسی زمین پر جنم لیتا ہے۔

اس بار بار پیدا ہونے کی امید یا یقین نے لوگوں کو بے فکر کر رکھا ہے۔ لوگ بے خوف گناہ کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں اگر سزا کے طور پر پھر پیدا ہوئے تو نیک عمل کر کے مکتی پالیں گے۔ مگر اب اس جنم میں تو عیش کر لیں۔ مگر یہ خیال یا یقین دھوکہ ہے۔ کیوں کہ مر کر پھر اسی دنیا میں دوسری بار پیدا ہونے کا نظریہ ویدوں اور بھگوت گیتا کی تعلیم کے مطابق غلط ہے۔

بھگوت گیتا کے مطابق یہ کس طرح غلط ہے اس کا بیان مندرجہ ذیل ہے۔

● ہم بار بار مرنے اور جینے کے نظریے کی تحقیق کرتے ہیں۔ شلوک نمبر ۸:۱۶ میں لکھا ہے کہ خدا کے مقام کے نزدیک جینے مرنے کا سلسلہ مسلسل چلتا رہتا ہے۔ تو یہ خدا کا مقام کیا ہے؟ خدا کا مقام جنّت ہے۔

تو جنّت کے نزدیک کیا ہے؟ کیا یہ ہماری زمین ہے؟

نہیں۔

جنّت کے نزدیک ۸۴ لاکھ جہنم ہیں جو خدا کے مقام کے چاروں طرف ہیں۔

خدا کا مقام جنّت ہے۔ جنّت یہ وسیع اور پھیلا ہوا اونچا مقام ہے۔ رِگ وید میں جنّت کے بارے میں ایک شلوک اس طرح ہے۔

"تم وہاں اپنی صداقت کی وجہ سے اس مقام کو دیکھنا جو انتہائی وسیع المنظر ہے۔"
(رگ وید ا۔۲۱۔۶؛ "اگر اب بھی نہ جاگے تو"، صفحہ نمبر ۱۳۸)
آچاریہ سائن نے اس وسیع االمنظر مقام کو جنّت کہا ہے۔

● جیسے کسی مضبوط قلعہ کے چاروں طرف گہری خندق ہوتی ہے۔اسی طرح جنّت کے چاروں طرف گہری جہنم ہے اور جنّت میں جانے والے کو جہنم کے اوپر سے پُل صراط سے گزرنا ہی ہوگا۔

جہنم کے گہرے مقام کو وید میں اس طرح کہا گیا ہے۔

جو لوگ گنہگار ہیں ان کے لئے یہ اتھاہ گہرائی والا مقام وجود میں آیا ہے۔(رگ وید ۴۔۵۔"اگر اب بھی نہ جاگے تو" صفحہ نمبر ۱۳۹) آچاریہ سائن نے اس گہرے مقام کو جہنم لکھا ہے۔

● بھگوت گیتا میں جہنم میں جانے کا صاف صاف بیان مندرجہ ذیل شلوک میں ہے۔

"(ایسے گمراہ لوگ) خواہش پرستی (کی وجہ سے ساری زندگی) مادّی چیزوں سے لطف اٹھانے میں لگے رہتے ہیں (اور) ناشکری و لالچ کے جال میں پھنس کر بے شمار الجھنوں اور پریشانیوں کے نتیجے میں گمراہ ہوجاتے ہیں۔ (اور پھر آخر کار مرنے کے بعد) گندگی و آلودگی سے بھری ہوئی جہنم میں گر جاتے ہیں۔"(۱۶:۱۶)

اگر پنرجنم کا نظریہ صحیح ہوتا تو یہاں جہنم میں گرنے کے بدلے پھر دوسری بار پیدا ہونے کا ذکر ہوتا مگر یہاں گنہگار کا صاف طور پر جہنم میں جانے کا بیان ہے۔

● گروڑ پران میں جہنم اور جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کا تفصیل سے بیان ہے۔

● گروڑ پران کے مطابق جہنم کی سزامیں گناہ گار کے جسم کو بار بار سانپ نگل لیتے ہیں یا وہ پہاڑ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔یا یم دوت اسے ہتھیار سے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیتے ہیں۔تو جب ایک بار جسم سزا دینے کے لائق نہیں رہتا تو خدا پھر گنہگار بندے کو دوسرا جسم عطا کردیتا ہے تاکہ سزا کا سلسلہ مسلسل چلتا رہے۔

شلوک نمبر ۱۶:۸ کا یہی مفہوم ہے کہ خدا کے مقام یعنی جنّت کے اطراف میں جو جہنم ہے وہاں زندگی اور موت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔اور جو خدا کے مقام (یعنی جنّت) کو پالیتا ہے پھر اسے موت نہیں آتی یعنی اس کا جسم لافانی ہوجاتا ہے۔

تو بھگوت گیتا میں جہاں اس طرح بار بار گردش یا بار بار

پیدائش والے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ جہنم میں بار بار پیدائش کے لئے استعمال ہوئے ہیں اس دنیا اور اس زمین کے لئے نہیں۔

تو بھگوت گیتا میں بھی پنر جنم کا نظریہ نہیں ہے کیوں کہ یہ سرے سے غلط نظریہ ہے۔اور اس کے غلط ہونے کی مہر مندرجہ ذیل شلوک ہیں۔

rr% ine rr ifjekfxrO;e ;fLeu xrk% u
fuorfUr Ò;%A re ,o p vk|e i#'ke Ái| ;r%
ÁofÙk% Álrk ijk.kh AA15&4AA

- پھر اس (آخرت کے) مقام کو تلاش کرنا چاہیئے جہاں جا کر (کوئی بھی) دوبارہ (اس دنیا میں) واپس نہیں آتا اور (جہاں جا کر) بلاشبہ اسے (اس) سب سے اول ذات (خدا) کی پناہ مل جاتی ہے۔ (یہ آخرت وہ مقام ہے) جس کی وجہ سے (اس) قدیم (دنیا کی) شروعات اور پھیلاؤ ہے۔

(۱۵:۴)

آخرت کا بیان:

آخرت سے جڑے بھگوت گیتا کے کچھ شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔

u vknR; dL;fpr ikie u p ,o l&Ñre foÒ%A
vKkuu vkoÙke Kkue ru eáfUr tUro%
AA5&15AA

- ''(خدا جو) مخلوق سے بالکل الگ ہے۔ وہ نہ ہی کسی کے نیک کاموں کا اور نا ہی گناہ کے کاموں (کا حساب لینے) کا ذمہ دار ہے۔'' جہالت کی وجہ سے (انسان ایسا کہتا ہے) کیوں کہ بلاشبہ انسان کے غرور اور لالچ نے اس کے علم پر (پردہ ڈال کر اس کو) چھپا دیا ہے۔ **(۵:۱۵)**

یعنی انسان جہالت کی وجہ سے قیامت کے دن کے حساب کتاب سے انکار کرتا ہے قیامت کے دن حساب کتاب ضرور ہوگا۔

vijk b;e br% r vU;ke ÁÑfre fof) e ijke A
tho&Òrke egk&ckg¨ ;;k bne /kk;r txr AA7&5AA

- لیکن ،اے قوی بازو والے! اس ادنیٰ (دنیا) کے علاوہ (میری) قدرت کی نشانی آخرت کو بھی جاننے کی کوشش کرو، (جو) میری سب سے اعلیٰ (قدرت کی نشانی ہے۔) جس پر اس دنیا کا اور اس دنیا کی تمام مخلوقات (کی کامیابی و ناکامی کا) انحصار ہے۔(۷:۵)

ij% rLekr r Òko% vU;% vO;ä% vO;äkr lukru%A
;% l% lo'k u";Rl u fou";fr AA8&20AA

- لیکن اس (دنیا) سے پرے آخرت کی تخلیق ہے (جو) نہ دکھائی دینے والوں سے بھی زیادہ نہ دکھائی دینے والی ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اسی لئے یہ (آخرت) وہ (تخلیق) ہے جو تمام مخلوقات کے خاتمے پر بھی ختم نہیں ہوگی۔ (۸:۲۰)

- ;r r ÑRLuor ,dfLeu dk; lRde vgrdeA
vrRo&vFk-or vYie p rr rkele mnkâre

AA18&22AA

اس (آخرت) کو (خدا) نہ دکھائی دینے والی اور
لافانی کہہ رہا ہے۔ اس طرح (خدا) (اس) سب
سے اعلیٰ منزلِ حیات (بھی) کہہ رہا ہے کہ جسے
حاصل کر لینے کے بعد (انسان دنیا میں) واپس نہیں
آتے (خدا یہ بھی کہہ رہا ہے کہ) وہ (آخرت کا)
سب سے اعلیٰ مقام ہی میرے رہنے کی جگہ ہے۔
(۱۸:۲۲)

- اس کتاب کے ذریعہ ہم مدعو تک جو بات پہنچانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ

سارے انسانوں کا خالق، اور مالک ایک خدا ہے۔ سارے انسان حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی اولاد ہیں۔ اس طرح سارے انسان ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ کوئی شخص کسی بھی مذہب کا یا کسی علاقے کا ہو سارے انسان برابر اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

- ہندو عوام میں ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ خانہ کعبہ میں شیولنگ ہے۔ یا مکّہ مکرمہ میں کوئی شیو مندر ہے۔ اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شنکر جی کی کہانی میں حرم کی مقدس زمین (مکّہ مکرمہ) کا بیان ہے۔ اس کتاب کے ذریعے ہم ان کی اس غلط فہمی کو دور کر سکتے ہیں۔ اور ان کو بتا سکتے ہیں کہ جسے تم شنکر جی کہتے ہو دراصل وہ حضرت آدمؑ ہیں۔ اور حضرت آدمؑ مکّہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر قیام کیا ہے۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے۔ اور اس مقدس گھر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔ اور وہ پہلے انسان اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔ اس طرح عوام سے یہ غلط فہمی دور ہوگی اور اسلام سے قریب ہوں گے۔